شرح قیمت جو ہر حال میں پیشگی لی جائیگی

جلد ۱۵

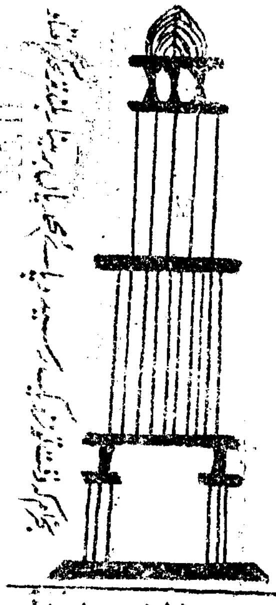
عوام سے ۵ر
خواص سے
ہندوستان سے باہر
غیر مذاہب اور غیر مستطیع احباب سے ۱۲ر

الحکم

دارالامان
مورخہ ۲۱ دسمبر ۱۹۱۱

ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب احمدی

قادیان دارالامان کے کارخانہ انوار احمدیہ سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے شائع ہوتا ہے



مطبع انوار احمدیہ قادیان دارالامان میں باہتمام شیخ یعقوب [illegible] ایڈیٹر و پبلشر چھپ کر شائع ہوا

ورود قیصر اور الحکم

ملک معظم قیصر ہند کے ورود پر ان کے بمبئی پہنچنے کے دن ایڈیٹر الحکم نے اپنے ناظرین کی طرف سے مندرجہ ذیل پیغام خیر مقدم کا بذریعہ تار روانہ کیا:۔

"ایڈیٹر الحکم اپنے ناظرین کی طرف سے ملک معظم قیصر ہند کو ورود ہند پر صدق دل سے خیر مقدم کہتا ہے اور دعا کرتا ہے کہ ہز امپیریل میجسٹی کا یہ ورود تاج برطانیہ اور اہل ہند کے لئے ہر قسم کی برکتوں کا موجب ہو: پھر ایک بار اطاعت و عقیدت سے عرض کرتا ہے

"اے آمدنت باعث آبادی ما"

اس تار کے جواب میں اسی روز ملک معظم کے پرائیوٹ سکرٹری نے تحریر فرمایا کہ

"ملک معظم نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں آپکے وفادارانہ تار کا شکریہ ادا کروں"

کہنے کو تو یہ ایک معمولی امر ہے کہ لوگ تار دیتے ہیں اور ادھر سے شکریہ کا تار بھیج دیا جاتا ہے۔ مگر میں نے اسکو کسی نمائش یا معمولی امر کی حیثیت سے پیش نہیں کیا بلکہ ایک خاص سبق کے لئے پیش کیا ہے ورنہ ایڈیٹر الحکم ہر ضروری موقعہ پر اپنا فرض سمجھتا رہا ہے کہ اپنے ناظرین کی اس وفاداری اور اطاعت و عقیدت کو جو وہ مذہبی حیثیت سے تاج برطانیہ سے رکھتے ہیں پیش کرے اور اس سے پہلے متعدد تار مختلف موقعوں پر بھیجے گئے اور ان کے جوابات موصول ہوئے۔ میں اس سے صرف یہ دکھانا چاہتا ہوں کہ یہ قوم کیسے فرض شناسی اور شکر گذاری کی روح اپنے اندر رکھتی ہے۔ اور منجملہ دیگر اسباب کے جو اس قوم کی سلطنت و شاہنشاہی کے یہ بھی بڑا باعث ہے کہ

اس قوم میں شکر گذاری کی روح کام کرتی ہے ان کے آداب زندگی میں یہ امر داخل ہو گیا ہے کہ وہ معمولی سے معمولی امور میں ادائے شکریہ کے لئے آمادہ رہتے ہیں آپ ایک جنٹلمین کو اس کی چھڑی یا چٹھی کا کاغذ اٹھا کر دیں تو وہ فوراً کہیگا "میں آپکا شکر گذار ہوں"

یہ روح اسلام نے مسلمانوں میں پیدا کی تھی قرآن کریم نے فرمایا **هل جزاء الاحسان الا الاحسان** اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہانتک فرمایا **من لم یشکر الناس لم یشکر اللہ** کہ جو شخص انسان کا شکر گذار نہیں ہوتا وہ اللہ تعالیٰ کا بھی شکر گذار نہیں ہو سکتا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ انسان ایک مرئی ہستی ہے اور جب یہ اس مرئی ہستی کی مہربانی کا شکر گذار نہیں ہو سکتا جس کو مشہود اور محسوس کرتا ہے پھر خدا تعالیٰ جو الغیب ہے اس کا شکر گذار کیونکر ہوگا مسلمانوں کو یہ تعلیم دی گئی تھی۔ مگر باوجود اس تعلیم کے ان کی جو حالت ہے وہ عیاں ہے۔ اظہار شکر گذاری کے لئے انہیں ایک لفظ سکھایا گیا تھا کہ وہ **جزاک اللہ** کہیں۔ اور پھر عملی رنگ میں جو کچھ بھی اس **احسان** کا بدلہ ہو وہ ادا کریں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ فطرت اور **اولوالعزمی** کا اس سے پتہ لگتا ہے کہ آپ نے عملی رنگ میں اس تعلیم کو پھیلایا یہانتک کہ چھینک کے جواب میں جب دوسرا شخص **یرحمک اللہ** کہے تو چھینک لینے والا فوراً اسے **یہدیکم اللہ** کہے۔ یہ مثال میں نے عملی شکر گذاری کی چھوٹی سی پیش کی ہے۔ غرض مسلمانوں کو عملی شکر گذاری کی تعلیم دی گئی تھی اور یہ بھی بتایا گیا تھا کہ **لئن شکرتم لازیدنکم** یعنی ادائے شکر پر ازدیاد نعمت ہوگی: یہ بھی ایک مسلم امر ہے اس تعلیم سے انگلش قوم نے فائدہ اٹھایا اور اس کے نفع سے متمتع ہو رہی ہے مجھے بارہا خیال آیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ادنیٰ جزو ایمان **اماطۃ الاذی عن الطریق** ہے یعنی راستوں سے تکلیف دہی کے اسباب دور کرنا۔ اب دیکھئے کہ راستوں کو اس قوم نے کس عمدگی سے صاف کیا اور اس جزو ایمان پر کیسا عمل کیا اس قسم کے تمام اسباب کو اگر جمع کیا جاوے اور تفصیل سے بیان کیا جاوے تو معلوم ہوگا کہ ایمان کے کسقدر شعبوں سے فائدہ اٹھایا ہے میں نے صرف اسی ایک خیال کو پیش کرنے کے خیال سے اس واقعہ کو آپکے سامنے رکھا ہے خدا کرے کہ ہم میں بھی شکر گذاری کی روح پیدا ہو

اعلان شاہنشاہی

منجانب

اعلیٰ حضرت اقدس بادشاہ قیصر ہند

اعلیٰحضرت اقدس کی ممالک محروسہ میں اعلیٰحضرت موصوف کی رسم تاجپوشی کے ادا ہونیکے اعلان عام کیلئے

چونکہ ما بدولت و اقبال نے بذریعہ اپنے شاہی اعلانات مورخہ ۱۹ ماہ جولائی اور سات نومبر ایکہزار نو دس عیسوی اپنے جلوس کے پہلے سال میں اپنے ارادہ شاہنشاہی کا اعلان اور اظہار فرمایا تھا کہ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہم اپنی شاہی تاجپوشی کی رسم ماہ جون ایک ہزار نو سو گیارہ عیسوی کی بائیس تاریخ کو ادا فرمائینگے:

اور چونکہ خدا تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے جمعرات کے دن گذشتہ جون کی بائیس تاریخ کو ہمیں اس رسم کے ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائی اور چونکہ اپنے شاہی اعلان مورخہ ۲۲ ماہ مارچ ایکہزار نوسو گیارہ عیسوی اپنے جلوس کے سال میں ہم نے اظہار فرمایا تھا کہ ہمارا منشا اور ارادہ ہے کہ ہم اپنی مملکت ہندوستان کی تمام معزز رعایا کو بذات خود مطلع فرما دیں کہ رسم مذکور حسب مدعا ادا ہو چکی ہے اور اپنے گورنروں لفٹنٹ گورنروں اور دیگر افسروں اور اپنی زیر حمایت دیسی ریاستوں کے والیان اور امراء اور اپنی سلطنت ہندوستان کے تمام صوبجات کے عمائدین کو اپنے حضور میں طلب فرما دیں لہٰذا اس فرمان شاہی کے ذریعہ سے ہم اس کا اعلان فرماتے ہیں اور اپنے تمام عہدہ داران اور تمام والیان ریاستہائے اور اپنی رعایا کو جو اس موقعہ پر دہلی میں جمع ہیں اپنا شاہی اور قیصری سلام ابلاغ فرماتے ہیں۔ اور مطمئن کرتے ہیں کہ ہمکو اپنی سلطنت ہندوستان سے دلی اُنس ہے۔ اور اس کی صلاح و فلاح ہمارے مدنظر ہے اور ہمیشہ مدنظر رہیگی۔ یہ اعلان بارھویں دسمبر ایکہزار نوسو گیارہ عیسوی کو ہمارے جلوس کے دوسرے سال میں ہمارے دربار دہلی سے صادر ہوا:

بادشاہ قیصر ہند کو خدا سلامت رکھے

قیصر ہند کا ورود ہند اور جلسہ تاجپوشی

انگلستان کی تاریخ میں یہ پہلا موقع ہے کہ اس کے بادشاہ نے اپنے کسی ماتحت ملک میں جاکر تاجپوشی کا جلسہ کیا ہو۔ اور جب سے ہندوستان مستقل طور پر سلطنت برطانیہ کے جھنڈے کے نیچے آیا ہے۔ اس کی تاریخ میں بھی یہ پہلا ہی موقع ہے کہ قیصر ہند نے ہندوستان آکر اپنی تاجپوشی کا اعلان کیا ہو۔ اس اعزاز اور افتخار سے ہندوستان کی پولیٹیکل اہمیت میں جو نمایاں اضافہ ہوا ہے۔ اس پر اس وقت بحث کرنا میرا مقصود نہیں اور نہ اس کی ضرورت۔ مجھے صرف قیصر ہند کے ورود ہند کے حالات سے علی العموم اپنے ناظرین کو آگاہ کرنا ہے۔ البتہ ان حالات کے بعد انشاء اللہ العزیز ایک خاص آرٹیکل بھی اسی تقریب کے متعلق خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے لکھونگا۔ چونکہ عدن ہندوستان کا دروازہ ہے۔ اس لئے میں ملک معظم کی آمد کے حالات کو عدن سے شروع کرونگا۔ و باللہ التوفیق

عدن میں داخلہ

جب شاہی جہاز "مدینہ" عدن میں داخل ہوا۔ تو بادشاہ سلامت اور ملکہ معظمہ کا بڑی گرمجوشی سے استقبال کیا گیا۔ توپوں کی سلامی سر کی گئی۔ اور انگلستان کا قومی گیت دو دلیسی رجمنٹوں میں گایا گیا۔ نواح عدن کے تمام سرداروں اور بحری اور بری فوج کے اعلیٰ حکام نے جہاز پر پہنچکر بادشاہ سلامت کا خیر مقدم کیا۔ سہ پہر کے وقت بادشاہ و ملکہ جہاز سے اُتر کر گھاٹ پر تشریف لائے اس وقت ریذیڈنسی کی عمارت پر انگلستان کا شاہی جھنڈا لہرانے لگا اور جنگی جہازوں اور بری توپ خانہ سے دوبارہ سلامی اتاری گئی۔ گھاٹ پر جو نفیس اور وسیع شامیانہ نصب کیا گیا تھا۔ اول بادشاہ و ملکہ اس میں تشریف فرما ہوئے۔ جہاں ریذیڈنٹ نے سفارت گاہ کے افسروں۔ مختلف محکموں کے افسران اعلیٰ اور فوج کے کمانیر کو آپ کی خدمت میں پیش کیا۔ اس کے بعد بادشاہ اور ملکہ اس مکان میں تشریف لے گئے۔ جو آپ کے پبلک استقبال کے لئے مخصوص کیا گیا تھا۔ راستہ میں دو طرفہ فوج تعینات تھی۔ اور مکانات جن پر انگلستان کا جھنڈا لہرا رہا تھا۔ خوب آراستہ تھے مختلف زبانوں میں "خوش آمدید" اور "مبارکباد" کے الفاظ جابجا آویزاں کئے گئے تھے۔ مقام استقبال میں عدن کے مختلف محکموں کے افسر مختلف فرقوں کے قائمقام اور نواحی علاقوں کے عرب سردار جمع تھے۔ بادشاہ سلامت اور ملکہ کے تشریف فرما ہونے کے بعد استقبالیہ کمیٹی کے سکرٹری نے جو پارسی جنٹلمین ہیں۔ مبارکباد کا ایڈریس سنایا۔ اور اسے نقرئی صندوقچی میں رکھ کر بادشاہ سلامت کے پیش کیا۔ بادشاہ سلامت ایڈریس کا مناسب جواب دیکر جہاز کی طرف واپس ہوئے۔ راستہ میں دو طرفہ فوج اور گونا گون شکل و لباس کے لوگوں نے گرمجوشی کے ساتھ خوشی کے نعرے بلند کئے۔ مقام استقبال سے نکلتے ہی عدن کے یہودیوں نے ملکہ کو شتر مرغ کے پروں کا ایک بو (غنچہ) نذر کیا۔ جو ملکہ نے گلے میں لگالیا جہاز میں پہنچنے کے نصف گھنٹہ بعد جہاز عدن سے چھ بجے شام کے روانہ ہوا۔ اس وقت شہر میں روشنی ہو رہی تھی۔ اور آتشبازی چل رہی تھی۔

نیشنل کانگریس کی مبارک باد

کانگریس کی استقبالیہ کمیٹی کے میکلس نے بادشاہ سلامت کے پرائیویٹ سیکرٹری کے نام جو مبارکباد بذریعہ تار روانہ کی تھی۔ اس کا لب لباب یہ ہے کہ "کانگریس کی استقبالیہ کمیٹی بادشاہ سلامت اور ملکہ معظمہ کو ادب کے ساتھ دلی مبارکباد دیتی ہے اور بادشاہ و ملکہ اور تاج و تخت برطانیہ کے ساتھ اپنی سچی وفاداری اور اطاعت کا اظہار کرتی ہے۔ اور دعا کرتی ہے کہ آپ کی تشریف آوری آپ کی خوشی کا باعث اور نیز اہل ہند کی دائمی بہتری و بہبودی کا باعث ہو۔" اس کے جواب میں بادشاہ سلامت کے پرائیویٹ سکرٹری نے عدن سے یہ تار دیا۔ "کانگریس کی استقبالیہ کمیٹی نے جو پیغام بادشاہ۔ ملکہ و تاج و تخت برطانیہ کے ساتھ اپنی وفاداری اور اطاعت کے متعلق ارسال کیا ہے۔ بادشاہ سلامت اور ملکہ معظمہ اس کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ اور دل سے بھروسہ رکھتے ہیں۔ کہ ہندوستان میں شاہی تشریف آوری اہل ہند کے دائمی فائدے کا باعث ثابت ہوگی۔"

حضور وائسرائے ہند کی مبارک باد

حضور وائسرائے ہند نے بادشاہ سلامت کو جو مبارکباد بذریعہ تار عدن میں روانہ کی تھی۔ وہ یہ ہے کہ "میں ہندوستان کی طرف سے اپنا فرض جو مبارکباد کے متعلق ہے۔ نہایت ادب کے ساتھ ادا کرتا ہوں اور حضور والا اور ملکہ معظمہ کو بحر ہند اور سرحد ہندوستان کے اندر رونق افروز ہونے پر دل سے مبارکباد دیتا ہوں۔ ہندوستانی دلی وفاداری اور اطاعت کے ساتھ اپنے شہنشاہ اور شہنشاہ بیگم کی آمد کا منتظر ہے۔" اس کا بادشاہ سلامت نے یہ جواب دیا "آپ نے ہمارے بحر ہند میں داخل ہوتے ہی ہندوستان کی طرف سے ہمیں جو دلی مبارکباد بھیجی ہے۔ اس کا ہم اور ملکہ معظمہ تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں۔ ہم اشتیاق کے بیحد مسرت کے ساتھ منتظر ہیں جبکہ ہم ہندوستان میں رونق افروز ہوکر آپ کو اور اپنی ہندوستانی رعایا کو دیکھیں گے۔"

گورنر صاحب بمبئی کی مبارک باد

صوبہ بمبئی کے گورنر صاحب بہادر نے کلارک نے بادشاہ و ملکہ کی خدمت میں عدن کے مقام پر یہ مبارکباد روانہ کی "صوبہ بمبئی کی گورنمنٹ اور رعایا آپ کی بمبئی میں تشریف آوری پر نہایت ادب سے اپنی وفادارانہ اور دلی مبارکباد پیش کرتی ہے۔" گورنر صاحب کو اس کا یہ جواب موصول ہوا ہے "ہم اور ملکہ معظمہ آپ کا اور صوبہ بمبئی کی رعایا کا اس پیغام مبارکباد کے لئے جو آپ نے ہمیں روانہ کیا ہے۔ تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں اور اس پیغام کو تہ دل سے پسند کرتے ہیں۔"

شہنشاہ معظم کا جواب اہل عدن کو

اعلیٰ حضرت شہنشاہ معظم نے باشندگان عدن کے ایڈریس کا جواب حسب ذیل مرحمت فرمایا۔ "میں ملکہ قیصرہ اور اپنی طرف سے تمہارے عقیدتمندانہ ایڈریس اور آبادی عدن کے مخلصانہ خیر مقدم کا شکریہ ادا کرتا ہوں ذاتی تعلق و محبت کے ان جذبات کے اظہار کرنے کے لئے اس سے زیادہ کوئی موزوں جگہ انتخاب نہیں کی جاسکتی تھی۔ جیسی کہ یہاں میری پیاری دادی ملکہ وکٹوریہ کی مورت کے نیچے تجویز کی گئی ہے۔ ہمارے لئے یہ دلی مسرت کا ذریعہ ہے کہ دوبارہ تمہارے مشہور قلعہ پر آئیں اور اس کی مسلسل ترقی و خوشحالی کی نسبت اپنا اطمینان ظاہر کریں۔ چونکہ تمہارا قلعہ ہندوستان کی چوکھٹ پر واقع ہے اور برطانیہ کلاں اور آسٹریلیا کے درمیان ایک ملانے والی کڑی بنتا ہے۔ اس لئے عدن ساری برٹش سلطنت کے لئے ایک خاص دلچسپی کی چیز ہے۔ اور بحیثیت اس کے باشندوں کے جو ذمہ داریاں تم کو اختیار کرنی پڑتی ہیں۔ وہ سال بسال اہمیت میں بڑھتی جاتی ہیں۔ میں نے بڑی مسرت سے تمہاری تجارت کے برابر وسعت پانے کا حال سنا ہے اور مجھے بھروسہ ہے کہ جو تحقیقاتیں اب تکمیل کو پہونچ رہی ہیں۔ وہ تمہیں ایک درست شدہ کافی ذخیرہ آب بہم پہونچائینگی جس پر تمہاری صحت و بہبودی کا اتنا زیادہ انحصار ہے۔ جو زمین ساحل پر سمندر سے واپس لی گئی ہے۔ وہ ایسی جگہ بہم پہونچائیگی۔ جو تم کو اپنے شہر کی ترقی کے لئے درکار ہے اور میں اس فیصلہ پر خوش ہوا ہوں۔ کہ اس کا ایک حصہ میدان تفریح کے لئے محفوظ رکھا جائے گا۔ ہم (یعنی شہنشاہ معظم و ملکہ معظمہ) اپنی نسبت تمہاری نیک خواہشوں اور دعاؤں کی شکریہ ادا کرتے ہیں۔ اور تم کو اس کا یقین رکھنا چاہئیے کہ ہم تمہاری بہبودی و ترقی میں ہمیشہ گرمجوشی سے دلچسپی لیتے رہیں گے۔"

بمبئی

شاہی جہاز مدینہ اور اس کے چار پاسبان جہازوں کے اپولو بندر میں لنگر ڈالتے ہی اس روز کی شاہی تقریب کا آغاز ہوا۔ شاہی جہازوں کے لنگر انداز ہونے کے پون گھنٹہ بعد حضور وائسرائے کی سرکاری سواری معہ ایک انگریزی فوج کے بندرگاہ میں پہنچی۔ وائسرائے کے سر پر گاڑی میں چتر شاہی لگا ہوا تھا۔ شاہی جہاز ساحل سے آدھ ۳ میل کے فاصلہ پر لنگر انداز ہوا۔ جہاں عام طور پر ڈاک کے جہاز ٹھیرا کرتے ہیں۔ پونے گیارہ بجے حضور وائسرائے بہادر جہاز مدینہ میں تشریف لے گئے۔ اور آپ کے بعد گورنر صاحب بمبئی شاہی جہاز میں حاضر ہوئے۔ لوگ جو شاہی جہازوں اور نیز بادشاہ سلامت اور ملکہ معظمہ کے دیدار کے سخت شائق تھے۔ بڑی تعداد میں بندرگاہ میں جا پہنچے۔ ۱۰½ بجے کے قریب بندرگاہ اور شہر کی ہوا میں ان فوجی باجوں کی آواز سے سُریلا پن پیدا ہوگیا۔ جو مختلف راگ۔ توپ پر کھڑی ہونے یا سلامی اُتارنے کے لئے آئی تھیں۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا قدرت وجد میں آکر گنگنا رہی ہے۔

بندرگاہ سے باہر تشریف آوری

گیارہ بجے سے چار بجے تک کامل ۵ گھنٹے بادشاہ اور ملکہ کے شوق دیدار میں ہمہ تن انتظار بنی ہوئی کھڑی رہی۔ بادشاہ اور ملکہ معہ ہمراہیوں کے جہاز سے روانہ ہوکر ٹھیک چار بجے سہ پہر کے ساحل پر تشریف لائے۔ وائسرائے ہند نے عین ساحل پر اور گورنر بمبئی نے ساحل سے باہر سیڑھیوں پر آپ کا استقبال کیا۔ ساحل بندر پر شاہی استقبال کے لئے جو تیاریاں کی گئی تھیں۔ اُن کا مفصل بیان دشوار ہے مختصر یہ کہ اپولو بندر میں جو پُرانی عمارت تھی اسے گرا کر اس جگہ ایک چھوٹا سا "تاج محل" بنوایا گیا تھا۔ جس کی سفید بُرجیاں اور عمارت دھوپ میں جگمگ جگمگ کر رہی تھیں۔ اس عمارت کے اندر ایک وسیع چوک ہے جس کے گرداگرد بلند سفید ستون ہیں۔ ان ستونوں پر زرّیں شیر بنائے گئے ہیں۔ ساحل سے لیکر عمارت کے اندر تک سُرخ مخمل کا فرش بچھایا گیا تھا جس پر ہوکر بادشاہ سلامت ملکہ معظمہ اور اُن کے ہمراہی اندر داخل ہوئے۔ فرش کے ایک طرف فوجی بینڈ کھڑا کیا گیا تھا۔ اور دوسری طرف اعزازی گارد۔ اس تاج محل کے چوک میں ایک عالیشان وسیع شامیانہ نصب کیا گیا تھا۔ جس کے نیچے شہر اور صوبہ بمبئی کے معزز اصحاب شاہی استقبال کے لئے پہلے سے بیٹھے ہوئے تھے۔ شامیانہ کے نیچے نصف دائرہ کی شکل میں تیس قطاریں نشستوں کی بنائی گئی تھیں۔ اُن میں ہر قطار پچھلی اگلی قطار سے بلند تھی۔ ان پر تین ہزار معزز اصحاب تشریف فرما تھے۔ جن میں حکام انگریزی اور ہندوستانی معزز عورتیں۔ غیر ملکی سفیر اور معزز ہندوستانی شامل تھے۔ بادشاہ سلامت اور ملکہ کے داخل ہوتے ہی سب نے اُٹھ کر تعظیم دی۔ جس کے بعد چند منتخب اشخاص کو بادشاہ سلامت کی خدمت میں

پیش کیا گیا۔ بادشاہ سلامت اور ملکہ معظمہ کے لئے دو زرنگار اور نفیس تخت بچھائے گئے۔ وہاں پر بادشاہ اور ملکہ تشریف فرما ہوئے اور بمبئی میونسپل کمیٹی کا ایڈریس سنایا اور پیش کیا گیا۔ یہ ایڈریس کمیٹی کے میر مجلس آنریبل سر فیروز شاہ مہتہ نے بلند آواز سے پڑھ کر سنایا۔ جس کا جواب ایک لکھے ہوئے کاغذ کی شکل میں سر فیروز شاہ مہتہ کے ہاتھ میں دیا گیا۔

شہنشاہ معظم کا بمبئی کارپوریشن کو جواب

"آپ نے بالکل ٹھیک کہا ہے۔ کہ میں آپ کے درمیان کوئی اجنبی نہیں ہوں۔ میں خوشی سے اس بات کا اقرار کرتا ہوں کہ میں بھی اپنے آپ کو آپ کے درمیان اجنبی نہیں محسوس کرتا۔ البتہ چھ سال گذرے۔ میں یہاں بالکل نو وارد کی طرح آیا تھا۔ لیکن آپ کے ہمدردانہ اور مخلصانہ استقبال مجھے اب تک یاد ہے۔ آپ کے سواحلوں کا عجیب و غریب نظارہ Plan درختوں کی پہلی دید گویا یہ خفیہ پردے سے لگ رہے ہیں آج ابھی تک نہیں بھولے اور اب تک ان کی کشش میرے دل میں قائم ہے میں آپ کے محبتانہ خوش آمدید سے حوصلہ پاکر ۱۹۰۵ء کو بمبئی سے اس وسیع ملک کے ایک حصہ کو دیکھنے کے لئے چلا تھا۔ تاکہ میں اس کے لوگوں کے متعلق کچھ علم حاصل کرسکوں۔ جو علم میں نے حاصل کیا ہے اس نے تمام اقوام اور مذاہب کے ساتھ میری ہمدردی کو اور گہرا کردیا۔ اور جب مجھے اپنے پیارے والد کے فوت ہونے پر اپنے آبائی تخت پر بیٹھنے کے لئے بلایا گیا۔ تو سب سے پہلے میرے دل میں یہ خواہش پیدا ہوئی کہ میں اپنی ہندوستان کی نیک رعایا کو پھر دیکھوں۔ مجھے آج اپنے آپ کو معہ ملکہ معظمہ آپ کے درمیان آکر اور اپنی خواہش کو پورا ہونے سے نہائت خوشی حاصل ہوئی ہے۔ میں ایک نہائت شکر گزاری سے پر دل کے ساتھ آتا ہوں۔ کیونکہ اس صوبہ میں جو قحط سالی کے باعث فکر پیدا ہوگیا تھا۔ شکر ہے کہ بموقع بارش سے وہ اب دور ہوگیا ہے اور اب آپ کی ... عمدہ فصل ہونے کی امید ہے۔ آپ کے فصیح ایڈریس ... یاد دلایا ہے کہ بمبئی ایک دفعہ ایک برٹش ملکہ کا جہیز تھا۔ اور بمبئی کو لگے اڑھائی سو برس سے زیادہ عرصہ ہوا۔ اسے ایک مچھلی پکڑنے والے گاؤں کی صورت میں حاصل کیا تھا۔ صاحبان آپ نے اور آپ کے اجداد نے اس کو تاج برطانیہ کا ایک لعل بنادیا ہے میں آج پھر خوشی کے ساتھ اس شہر کی عظیم الشان خوبصورت عمارتوں کو دیکھ رہا ہوں۔ میں اس میں گذشتہ ایام کی نسبت بہت سی ترقیاں پاتا ہوں۔ گو وہ ایسی ظاہر نہیں ہیں۔ لیکن سب سے زیادہ فخر کے ساتھ میں آپ کی ان کوششوں کو تسلیم کرتا ہوں۔ جو آپ تمام جماعتوں کے اہالیان شہر کی فارغ البالی شادمانی اور امن ترقی کے لئے کر رہے ہیں اور یہ اس اعلیٰ جھنڈے ... کی شان کے شایان ہے۔ ملکہ معظمہ اور میں تہ دل سے اس پر تپاک استقبال کے لئے جو آپ نے ہمارا کیا ہے شکریہ ادا کرتے ہیں۔ ہماری دلی دعا ہے کہ خدا کی برکتیں ہماری ہندوستانی سلطنت پر نازل ہوں۔ اور امن اور خوش حالی ہمیشہ اس کے لوگوں کے ساتھ شامل حال ہوں۔

شہر میں شاہی سواری کا داخلہ اور جلوس

اس کے بعد شاہی سواری معہ جلوس کے شہر کی طرف روانہ ہوئی جن راستوں سے شاہی سواری گذری۔ ان پر بمبئی گورنمنٹ کے مشیر تعمیرات کے مشورہ سے گوناگوں ... کی آرائش کی گئی تھی۔ جو نہائت دلفریب تھی محرابی دروازے راستوں پر نصب کئے گئے تھے۔ اور ان میں مشرقی فن تعمیر کی تمام خوبیاں دکھائی گئی تھیں۔ ایک سڑک کے بعد دوسری میں داخل ہونے کے لئے عجیب و غریب قسم کے ستون اور دروازے نظر آتے تھے۔ دروازوں کی گمٹیاں بھی نرالی طرز کی تھیں۔ شہر کے جس حصہ کی آبادی ہندوستانیوں کی ہے۔ اس پر ایک بڑا عالیشان دروازہ بالکل روئی کا بنایا گیا تھا۔ اس میں ... گٹھے کل سے دبی ہوئی روئی کے برج آئے ہوئے تھے۔ اس پر نہائت موٹے حروف میں یہ الفاظ درج تھے "شہر بمبئی کی طرف سے خوش آمدید" یہ دروازہ تمام دروازوں میں نفیس اور خوبصورت تھا۔ آرائش کا دوسرا عمدہ پہلو وہ نشستگاہیں تھیں۔ جو کئی ہزار کی تعداد میں راستہ جلوس پر بنائی گئی تھیں۔ اور جن میں ہزاروں آدمیوں نے آرام سے بیٹھ کر بادشاہ سلامت اور ملکہ معظمہ کے دیدار فرحت آثار حاصل کئے۔ ان نشستگاہوں میں زیادہ خوبصورت وہ تھیں۔ جو سکولوں کے لڑکوں اور لڑکیوں کے بیٹھنے کے لئے بنائی گئی تھیں۔ ان میں بیٹھ کر ۲۸ ہزار طالب علموں نے بادشاہ اور ملکہ کا دیدار حاصل کیا تھا۔

لوگوں پر شاہی دیدار کا اثر

بادشاہ سلامت اور ملکہ معظمہ کی سواری مختلف راستوں سے جن کی لمبائی چھ میل تھی۔ کامل ایک گھنٹہ میں نہائت آہستہ آہستہ گذری۔ جس سے رعایا آپ کا دیدار اچھی طرح کرسکی جلوس کی ترتیب یہ تھی۔ سب سے انگریزی فوج کا باجہ۔ اس کے بعد ایک انگریزی رسالہ۔ توپخانہ انگریزی۔ فوجی جنرل کا عملہ۔ بمبئی کی لائٹ ہارس پلٹن کا ایک حصہ۔ بادشاہ کی سواری۔ ملکہ کی سواری۔ دونوں سواریوں کے گرداگرد گورنر صاحب بمبئی کا باڈی گارڈ اور لائٹ ہارس کا ایک حصہ جب شاہی سواری شہر سے واپس شام کو جہاز مدینہ میں پہنچی۔ تو تمام شہر میں نہائت وسیع پیمانہ پر روشنی کی گئی۔

گرجا گھر میں

۳۔ دسمبر کو جب شہنشاہ معظم اور ملکہ معظمہ گرجا گھر میں عبادت کے لئے تشریف لے گئے۔ دو رویہ فوج کا انتظام تھا۔ گرجا گھر تک ایک خاص دستہ فوج آپ کی اردل میں رہا۔ اپولو بندر کے اوپر بے شمار خلقت کھڑی تھی۔ اور آپ کی آمد پر انہوں نے خوب زور سے خوشی کے نعرے لگائے۔ اور چرچ گیٹ سٹریٹ میں بیٹھے ہوئے لوگوں نے بھی پرتپاک چیرز دیئے۔ یہ کہنا غیر ضروری ہے کہ جب ۵ بجکر ۵ منٹ پر شہنشاہ معظم گرجا میں داخل ہوئے۔ تو یہ لوگوں سے بھرپور تھا۔ اس وقت آپ کے ساتھ کوفتس شیفٹس میری۔ مارکوئس آف کریو۔ ڈیوک آف ٹیک۔ ارل اف ڈرہم۔ لارڈ اینلی ہز اکسیلنسی گورنر اور لیڈی کلارک وغیرہ متقدر اشخاص تھے تھوڑی دیر کے بعد پادری صاحبان کا ایک جلوس تشریف لایا۔ جس میں لارڈ بشپ اور دیگر ذیقدر پیشوایان دین شامل تھے۔ سینئر پریذیڈنسی چیلین نے کام عبادت شروع کیا۔ اور گیریسن چیلین نے اسباق کو پڑھا۔ لارڈ بشپ صاحب نے سرمن دیا۔ آپ نے اس مضمون کو لیا۔ کہ "پہلے تم خدا کی بادشاہت اور اس کی حقانیت کی تلاش کرو" اس کے بعد ملک معظم و ملکہ معظمہ اپنے جہاز مدینہ پر واپس آگئے۔ اور ایک ڈنر پارٹی دی گئی۔ حضور وائسرائے بہادر لارڈ ہارڈنگ ۳۔ دسمبر کی رات کو بمبئی سے دہلی تشریف لے گئے۔ کرنل میکس ویل اور کپتان فریزر اور ویلڈ فارسٹر ایڈیکانگ آپ کے ساتھ تھے۔ ایک بجے دن کے گورنمنٹ ہاؤس کو جانے کے لئے شہنشاہ پھر ساحل پر آئے بندر پر سخت انتظام تھا۔ اور گورنمنٹ ہوس تک رستہ میں پولیس کھڑی تھی۔

بچوں کا میلہ

۴۔ دسمبر کو شہنشاہ معظم معہ ملکہ معظمہ تشریف لائے۔ جہاں ہزارہا خورد سال لڑکے اور لڑکیاں حضور والا کی زیارت کے اشتیاق میں جمع تھے۔ یہ نظارہ قابل دید تھا اور ٹائمز آف انڈیا کے پرانے اور تجربہ کار ایڈیٹر کا بیان ہے کہ اس نے ایسا خوبصورت سماں پہلے نہیں دیکھا۔ ۲۶ ہزار سے زیادہ بچے طرح طرح کے خوشرنگ لباس پہنے ہشاش بشاش نظر آتے تھے۔ اور اشتیاق زیارت شہنشاہ معظم و ملکہ معظمہ نے ان بچوں نے طلوع آفتاب کے وقت سے میدان میں جمع ہونا شروع کردیا تھا۔ تفریح کے لئے باجہ بج رہا تھا۔ یکایک خبر اڑی کہ شہنشاہ معظم تشریف لے آئے اس پر بچوں نے تالیاں بجانی شروع کردیں۔ لیکن افواہ غلط ثابت ہوئی۔ تھوڑی دیر کے بعد واقعی شہنشاہ معظم کی سواری کا جلوس دکھائی دیا اور باجے نے

سلامت رہیں شاہ قیصر ہمارے

کی گت بجانی شروع کی۔ اس کے بعد مختلف اقوام کے بچوں نے اپنی اپنی زبان میں گیت سنانے شروع کئے۔ اول یورپین اطفال نے انگریزی میں اور پھر گجراتی اور مرہٹی۔ اور سب کے بعد مسلمان بچوں نے اردو میں خیر مقدم کا گیت گایا۔ اس کے بعد گربی ناچ شروع ہوا۔ جو حال میں ایجاد کیا گیا ہے۔ اس میں ۲۳۰ گجراتی لڑکیوں نے نو گروہوں میں ہو کر حصہ لیا۔ ناچ کے ہمراہ ایک گیت بھی گایا جاتا تھا۔ جس کا ترجمہ حسب ذیل ہے "ہندوستان کے شہنشاہ جارج کی عمر دراز ہو۔ اور وہ ملکہ میری سمیت اقبال مندی اور خوشحالی سے زندہ رہیں۔ دنیا کے تمام حصوں میں جہاں سورج کا عکس پڑتا ہے۔ تیری شعاعیں بھی   کی طرح جلوہ فگن ہیں۔ آپ کی حیثیت میرو پہاڑ کی طرح مستحکم رہے۔ آؤ سہیلیو۔ اب سب مل کر شہنشاہ جارج کے اور ملکہ میری کے سامنے سر جھکائیں وغیرہ وغیرہ" اس کے بعد شہنشاہ معظم بچوں کے ہجوم میں سے گزرتے ہوئے نمائش میں تشریف لے گئے۔ اور یہاں مسٹر بھروچہ نے حضور والا کو تمام چیزوں کا ملاحظہ کرایا اور سب خوش و خورم واپس گئے رات کو آتش بازی چھوڑی گئی۔ جس کی لاکھوں آدمیوں نے سیر کی۔

بمبئی کے بازاروں کا نظارہ

اس رات بھی بمبئی کی گلیاں اور بازار نہائت اعلیٰ طور پر روشن کئے گئے تھے۔ اس قسم کی اعلیٰ روشنی آج سے پہلے کبھی نہیں دیکھی گئی۔ ہزاروں تماشائی رات کو ساڑھے نو بجے آتشبازی کا تماشا دیکھنے کے لئے جمع تھے۔ سب سے بڑھکر قابل ذکر بات لوگوں کی بادشاہ سے عقیدت اور وفاداری کا اظہار تھی۔ لوگ یہ محسوس کرکے کہ ان کا شہنشاہ بہ نفس نفیس ان کے درمیان موجود ہے۔ جامہ میں پھولے نہیں سماتے تھے۔

بمبئی سے شاہی روانگی

۵ تاریخ کی رات کو شہنشاہ معظم معہ ملکہ معظمہ بمبئی سے دہلی کو مراجعت فرما ہوئے۔ دس بجے کے قریب حضور پُرنور اپولو بندر پر اترے اور اپولو بندر پر سیر کرتے ہوئے ایسپلینڈ روڈ اور ہاربنی لڑکوں کی راہ سے وکٹوریا ٹرمینس سٹیشن پر پہنچے۔ تمام راستہ روشنی اور گوناگوں رنگوں سے بقعۂ نور بنا ہوا تھا۔ رستے میں ہر جگہ فوج کا انتظام تھا۔ فوج کے پیچھے پولیس تھی۔ لوگوں کا اٹھا

بے انتہا ہجوم تھا اور جب شہنشاہ اور ملکہ معظمہ ان کے پاس سے گذرے نہایت زور شور سے چیرز دیئے گئے۔ سٹیشن پر اعلیٰ حکام حاضر تھے سٹیشن شاہی آمد سے پہلے ہی نہایت اعلیٰ طور پر آراستہ پیراستہ کیا گیا تھا۔ شاہی سپیشل ٹرین نمبر ۲ کے پلیٹ فارم پر انتظار کر رہی تھی۔ اس میں دس گاڑیاں تھیں۔ پہلی گاڑی میں ریلوے سٹاف دوسری میں شاہی پارٹی جس میں ڈیوک آف ٹیک بھی شامل تھے ہمرکابی۔ دو خوبصورت شاہی گاڑیوں میں سے ایک میں ملکہ معظمہ اور ایک میں شہنشاہ معظم تھے۔ شاہی گاڑی کے پیچھے کی گاڑی میں مارکیونیس کریو۔ لارڈ سٹیمفورڈہم اور تین اور شاہی پارٹی کے اشخاص تھے۔ اس کے پیچھے کی گاڑی میں ڈچس آف ڈیون شائر آنریبل دنیشیا ہیرنگ۔ ارل آف ڈرہم۔ ارل آف کونٹس شیفٹسبری اور لیڈیس تھے۔ شہنشاہ معظم نے حاضرین سے ہاتھ ملایا اور ا بجکر ۴۵ منٹ پر چیرز کے درمیان شاہی گاڑی چل پڑی۔ اس کے تھوڑی دیر بعد ہز ایکسیلنسی گورنر بھی خاص سپیشل میں دہلی کو روانہ ہوگئے۔ اور اس کے ۱۵ منٹ بعد کارونیشن ایکسپرس روانہ ہوئی۔

بادشاہ سلامت اور ملکہ معظمہ کی دہلی میں رونق افروزی

بادشاہ سلامت اور ملکہ معظمہ جن کی کئی ماہ سے دہلی میں تشریف آوری کا انتظار تھا اور چاروں طرف آمد آمد کی دہوم تھی۔ آخر ۷ دسمبر کی صبح کو سرزمین دہلی کو اُن کی قدمبوسی کا فخر حاصل ہوگیا۔ ۷ دسمبر سے پہلی رات کو شہر اور دربار کے رقبہ میں لوگ جو بادشاہ اور ملکہ کے دیدار کے بیحد مشتاق تھے۔ بالکل نہیں سوئے۔ ہر طرف رات بھر چہل پہل رہی ابھی دو گھڑی رات باقی تھی کہ فوجیں راستہ جلوس پر کھڑی ہونے کے لئے کیمپ سے روانہ ہوگئیں۔ اُن کے سُریلے باجوں کی آواز سُن کر عام لوگ بھی گھروں سے نکل کھڑے ہوئے۔ اور شوق دیدار اُن کو کشاں کشاں راستہ جلوس کی طرف لے گیا۔ صبح نمودار ہونے سے پیشتر ہی جلوسی راستہ کے دونوں طرف لوگوں کا ہجوم ہوگیا۔

قلعہ دہلی کے بُرج سلیم گڑھ پر جہاں شاہی ٹرین سے بادشاہ اور ملکہ اترے تھے۔ صبح ہی ۸۰۰ ہندوستانی دلاوران جنگ کا پہرہ لگادیا گیا۔ ان دلاوروں میں سکھ۔ گورکھا۔ پٹھان۔ ہندو۔ مسلمان اور عیسائی سب ہی قوموں کے جانباز سپاہی شامل تھے۔ ان میں انگریز صرف ۲ تھے۔ ان کے کمانیر میجر جنرل ہنٹر تھے ریلوے سٹیشن کے پلیٹ فارم پر لارڈ ہارڈنگ وائسرائے ہند کی سرکردگی میں بہت سے اعلیٰ سول اور فوجی حکام شاہ آمد کے ہمہ تن منتظر تھے۔ ان کے پاس ہی انگریزی فوج کا ایک اعزازی گارڈ لیس کھڑا تھا

بادشاہ اور ملکہ کا استقبال

آخر کار وقت مقررہ پر شاہی ٹرین سلیم گڑھ پہنچی۔ جس سے سب سے اول بادشاہ سلامت فوجی وردی پہنے ہوئے جس میں ہندوستان کا نشان لگا ہوا تھا۔ باہر تشریف لائے۔ آپ کے بعد ملکہ معظمہ ٹرین سے باہر آئیں۔ آپ سفید ساٹن کا لباس پہنے ہوئے تھیں۔ سر پر ٹوپی بھی سفید تھی۔ آپ کے لباس میں بھی ہندوستان کا نشان لگا ہوا۔ وائسرائے ہند اور ان کی لیڈی صاحبہ نے آگے بڑھکر بادشاہ اور ملکہ کا استقبال کیا اور وائسرائے کی صاحبزادی نے ملکہ کو پھولوں کا ایک گلدستہ نذر کیا۔ بادشاہ اور ملکہ کے ٹرین سے باہر تشریف لاتے ہی طالبان دیدار میں گرمجوشی پیدا ہوگئی۔ ادہر اعزازی گارڈ نے باقاعدہ سلامی اتاری۔ اور بینڈ نے انگلستان کا قومی گیت "دلفریب سروں میں بجانا شروع کیا اور ادھر قلعہ سے توپوں کی سلامی دغنا شروع ہوئی۔ جس نے راستہ جلوس کے دو طرفہ کھڑے اور بیٹھے ہوئے لاکھوں لوگوں اور شہر اور رقبہ دربار کی مخلوق کو آگاہ کردیا۔ کہ بادشاہ سلامت اور ملکہ معظمہ سرزمین دہلی میں رونق افروز ہوچکے ہیں۔ توپوں کی سلامی شروع ہوتے ہی فوجوں نے جو راستہ جلوس پر تعینات تھیں۔ بندوقوں سے سلامی داغی۔

بادشاہ اور ملکہ کی خدمت میں اعلیٰ حکام

استقبال کے بعد بادشاہ سلامت کی خدمت میں آپ کے ہندوستانی سٹاف (عملہ) کو پیش کیا گیا۔ پھر اعلیٰ حکام کو جن میں صوبوں کے گورنر اور لفٹنٹ گورنر صاحبان اور دیگر افسر شامل تھے ایک ایک کرکے وائسرائے ہند نے بادشاہ سلامت اور ملکہ معظمہ کی خدمت میں ذیل کی ترتیب سے پیش کیا:۔ گورنر صاحب بمبئی۔ گورنر صاحب مدراس۔ لاٹ صاحب پنجاب۔ سپہ سالار افواج ہند۔ لاٹ صاحب بنگال۔ لاٹ صاحب برما۔ لاٹ صاحب مشرقی بنگال۔ ہندوستان کے لاٹ پادری۔ وائسرائے ہند کی اگزکٹو کونسل کے ممبر صاحبان یعنی آنریبل سرگائے فلیٹ وڈ ولسن۔ آنریبل مسٹر جینکنس آنریبل مسٹر کارلائیل۔ آنریبل مسٹر تیلر۔ آنریبل سید علی امام۔ آنریبل مسٹر کلارک۔ ہندوستان کی بحری فوج کے سپہ سالار۔ شمالی ہند کی فوج کے جنرل۔ اعلیٰ فوجی عملہ کا افسر۔ رزیڈنٹ میسور پولیٹیکل ایجنٹ راجپوتانہ۔ رزیڈنٹ کشمیر۔ چیف کمشنر صوبجات متوسط۔ چیف کمشنر و پولٹیکل ایجنٹ صوبہ سرحدی۔ پولٹیکل ایجنٹ و چیف کمشنر بلوچستان۔ رزیڈنٹ حیدرآباد۔ میرٹھ ڈویژن کا فوجی جنرل ریلوے بورڈ کا پریسیڈنٹ۔ نائب سپہ سالار افواج ہند۔ افواج کا کوارٹر ماسٹر جنرل۔ کمشنر دہلی۔

قلعہ تک جلوس

جتنا وقت بادشاہ سلامت اور ملکہ معظمہ کی خدمت میں اعلیٰ حکام کی پیشی میں لگا۔ اتنی دیر میں بادشاہ کے ہمراہیوں اور خانگی کاروبار کے افسروں کاروبار کے افسروں کا ایک جلوس مرتب کیا گیا۔ اس جلوس کی جو سلیم گڑھ ریلوے سٹیشن سے قلعہ تک گیا ترتیب یہ تھی سب کے آگے شاہی نقیب۔ اس کے بعد تُرّی بجانے والے سوار گورنر جنرل ہند کے سرکاری و غیر سرکاری مصاحب۔ لفٹنٹ کرنیل برڈ صاحب۔ گورنر جنرل کے پرائیویٹ سکریٹری۔ لفٹنٹ کرنیل سر ہیولاک سرجارلس۔ بیٹنبرگ کے شاہزادہ جارج۔ اصطبل شاہی کے داروغہ صاحبان۔ سر جیمس ڈنلاپ سمتھ۔ میجر جنرل سر سٹوارٹ بیٹسن امیر البحر سر کولن کیپل۔ سر ایڈورڈ ہنری۔ لفٹنٹ جنرل سر ہورس سمتھ ڈورین۔ سر جان ہیوٹ۔ لارڈ اینلی۔ لارڈ سٹامفورڈہم۔ نواب شیفٹسبری۔ نواب ڈرہم۔ بادشاہ سلامت۔ ملکہ معظمہ۔ وائسرائے ہند اور اُن کی لیڈی صاحبہ۔ نواب ٹیک۔ بیگم صاحبہ ڈیون شائر۔ صاحب وزیر ہند۔ آنریبل ونیشیہ ہیرنگ۔ بیگم صاحبہ شیفٹسبری بریگیڈیئر جنرل گرمسن۔ سر ہنری میکموہن نائب نقیب۔ تُرّی بجانے والے۔

بادشاہ کی خدمت میں والیان ریاست

جب یہ جلوس تیار ہوچکا۔ تو بادشاہ سلامت نے ریلوے سٹیشن سے باہر قدم رنجہ فرماکر اعزازی گارد کا ملاحظہ کیا۔ جس کے بعد جلوس قلعہ کو گیا۔ جہاں راجپوتوں کی ایک پلٹن نے سلامی اتاری قلعہ کے اندر ایک وسیع شامیانہ میں ہندوستان کے ... بادشاہ کے منتظر تھے۔ شامیانہ میں پہنچنے پر بادشاہ سلامت کی خدمت میں ایک ایک کرکے والیان ریاست کو پیش کیا۔ افسر ہر ایک والئے ریاست کا نام پکارتا تھا۔ اور وہ اپنی جگہ سے اُٹھ کر بادشاہ کی خدمت میں حاضر ہوتا تھا۔ سب سے اول بادشاہ میں نظام حیدرآباد پیش کئے گئے۔ اس کے بعد مہاراجہ صاحب بڑودہ۔ مہاراجہ صاحب میسور۔ مہاراجہ صاحب اودے پور اسی طرح باقی والیان ریاست پیش کئے گئے۔

شاہی جلوس

اس رسم کے ادا ہونے کے بعد صوبوں کے گورنر اور لفٹنٹ گورنر صاحبان اور نیز دوسرے اعلیٰ حکام بڑے شاہی جلوس میں قلعہ سے روانہ ہوا۔ اپنی اپنی جگہ جا بیٹھے۔ اور جلوس بلند پشتہ کی طرف روانہ ہوا۔ جہاں ہندوستان کے معزز قائمقام۔ دربار کے مہمان اور ہر محکمہ کے افسر موجود تھے۔ اس جلوس میں بادشاہ اور ملکہ کی سواریاں بیچ میں تھیں۔ آگے پیچھے اور معززین کی سواریاں جونہی جلوس اس مقام پر پہنچا۔ جہاں یورپینوں کی نشستگاہ تھی تو بادشاہ سلامت اور ملکہ معظمہ کو بڑے زور سے چیرز دی گئیں اور آپکے دیدار فرحت آثار پر یورپین اور نیز ہندوستانیوں نے خوشی کے نعرے بلند کئے۔

شاہی جلوس قلعہ کے دہلی دروازہ سے خاص روڈ۔ جمعہ مسجد ... سپلینڈ روڈ۔ چاندنی چوک۔ فتح پوری بازار کوئنز روڈ۔ ڈفرن ... موری دروازہ۔ بولیوارڈ روڈ۔ راجپور روڈ۔ چوبرجہ روڈ سے گذرتا ہوا بلند پشتہ پر پہنچا۔ اور وہاں سے شاہی کیمپ چلا گیا۔

جلوس کے مختلف حصوں کا نظارہ

جلوس کے اول حصہ میں مفصلہ ذیل حکام شامل تھے۔ ڈپٹی انسپکٹر جنرل پنجاب۔ چیف کمشنر صوبہ متوسط معہ گارد۔ لاٹ صاحب صوبجات متحدہ معہ گارد۔ لاٹ صاحب مشرقی بنگال معہ گارد۔ لاٹ صاحب برما معہ گارد۔ لاٹ صاحب پنجاب معہ گارد۔ گورنر صاحب مدراس معہ عملہ و باڈی گارڈ۔ گورنر صاحب بمبئی معہ عملہ و باڈی گارڈ۔ دوسرے حصہ میں مفصلہ ذیل اصحاب شامل انسپکٹر جنرل پولیس پنجاب۔ ایک اعلیٰ فوجی افسر۔ ایک انگریزی رسالہ۔ ایک انگریزی توپخانہ۔ گارد۔ کئی فوجی افسر۔ سپہ سالار افواج ہند کا عملہ۔ ہندوستانی تُرّی بجانے والے۔ نائب نقیب۔ انگریزی تُرّی بجانے والے۔ میجر جنرل پیٹن۔ آپ کی وردی خوبصورت اور عجیب و غریب تھی۔ باڈی گارڈ۔ گورنر جنرل کا ... بادشاہ سلامت کا عملہ۔ بادشاہ سلامت کے خانگی افسر۔ بادشاہ سلامت کے انگریز اور ہندوستانی مصاحب۔ شاہی اصطبل کے داروغہ صاحبان۔ بیٹنبرگ کے شاہزادہ جارج۔ بریگیڈیر گرمسن۔ لفٹنٹ جنرل سر ہورس سمتھ ڈورین۔ سر ہنری میکموہن۔ لارڈ اینلی۔ لارڈ سٹامفورڈہم۔ مہاراجہ صاحب بیکانیر۔ مہاراجہ صاحب گوالیار۔ دونوں مہاراجہ صاحبان بادشاہ کے باڈی گارڈ۔ رسالہ فوج۔ سپہ سالار افواج ہند۔ نواب صاحب ... شاہی اصطبل کے داروغہ صاحبان۔ بادشاہ سلامت آپ نہایت عالیشان کمیت گھوڑے پر سوار تھے۔ لارڈ کریو ...

مارکوئس ہارڈنگ وائسرائے ہند۔ شاہی ساتھیوں کی ٹولی۔ ملکہ معظمہ آپ ایک گاڑی میں سوار تھیں۔ جس میں بیگم صاحبہ ڈیوک شاہ اور نواب صاحب ڈرہم بھی بیٹھے ہوئے تھے۔ لفٹنٹ کرنل واٹسن میجر جنرل سر سٹوارٹ بیٹسن۔ ملکہ کی سواری کے دائیں ہاتھ کی طرف شاہی باڈی گارڈ کا کمانیر گھوڑے پر سوار تھا۔ اور بائیں ہاتھ کو دیسی ریاستوں کی فوج کا کمانیر گھوڑے پر سوار۔ ہندوستانی رئیس جو فوج میں اعزازی منصبوں پر مقرر ہیں۔ لیڈی ہارڈنگ اور نواب صاحب شیفٹسبری معہ مصاحبوں کی گاڑی میں۔ بیگم صاحبہ شیفٹسبری اور لارڈ ہیرنگ کی صاحبزادی گاڑی میں۔ سر جیمس ڈنلاپ سمتھ اور امیر البحر سر کولن کیپل گاڑی میں۔ لفٹنٹ کرنل برڈ آنریبل مسٹر فورٹسکیو۔ سر ہیولاک چارلس گاڑی میں ہندوستانی رسالہ اور گارڈ۔

والیان ریاست کا جلوس

جلوس کے تیسرے حصہ میں والیان ریاست اور پولیٹیکل افسر شامل تھے۔ ان کے آگے پنجاب کے ڈپٹی انسپکٹر جنرل پولیس تھے۔ جن کے پیچھے ترتیب وار مندرجہ ذیل والیان ریاست کی سواریاں تھیں۔ نواب صاحب حیدرآباد۔ مہاراجہ صاحب بڑودہ مہاراجہ صاحب میسور۔ مہاراجہ صاحب کشمیر۔ ان چاروں کے ہمراہ ان کے رزیڈنٹ صاحبان اور ہمراہی بھی تھے۔ راجپوتانہ کے والیان ریاست معہ اپنے پولیٹیکل افسروں اور ہمراہیوں کے۔ ان کے آگے ان کے پولیٹیکل ایجنٹ صاحب کی سواری تھی۔ صوبہ مدراس کے والیان ریاست معہ اپنے پولیٹیکل افسروں اور ہمراہیوں کے۔ صوبہ بمبئی کے والیان ریاست معہ اپنے پولیٹیکل افسروں اور ہمراہیوں کے۔ صوبہ پنجاب کے والیان ریاست معہ اپنے پولیٹیکل افسروں اور ہمراہیوں کے۔ بلوچستان کے والیان ریاست معہ اپنے پولیٹیکل افسروں اور ہمراہیوں کے۔ ان کے آگے ان کے پولیٹیکل ایجنٹ کی سواری تھی۔ مہاراجہ صاحبان بھوٹان و سکم معہ اپنے پولیٹیکل افسروں اور ہمراہیوں کے۔ صوبہ سرحدی کے والیان ریاست اور ان کے پولیٹیکل افسر اور ہمراہی۔ ان کے آگے صوبہ سرحدی کے چیف کمشنر صاحب کی پولیٹیکل ایجنٹ کی حیثیت سے سواری تھی۔ صوبجات متحدہ کے والیان ریاست اور ان کے پولیٹیکل افسر اور ہمراہی۔ صوبہ بنگال کے والیان ریاست اور ان کے پولیٹیکل افسر اور ہمراہی۔ صوبہ مشرقی بنگال و آسام کے والیان ریاست معہ پولیٹیکل افسروں اور ہمراہیوں کے صوبہ متوسط کے والیان ریاست معہ پولیٹیکل افسروں اور ہمراہیوں کے۔ صوبہ برما کے والیان ریاست اور ان کے پولیٹیکل افسر اور ہمراہی۔ ایک ہندوستانی رسالہ۔

جلوس کا اول حصہ قلعہ سے اسی وقت روانہ ہوگیا تھا۔ جبکہ والیان ریاست کو بادشاہ سلامت کی خدمت میں پیش کیا جا رہا تھا۔ بلند پشتہ پر اس جلوس کے پہنچتے ہی صوبہ کے گورنر اور لفٹنٹ گورنر صاحبان وغیرہ اُتر کر شامیانہ میں اپنی مقررہ نشستوں پر بیٹھ گئے۔ جلوس کے باقی ماندہ حصے قلعہ سے بعد میں روانہ ہوئے تھے جن کی روانگی کے وقت بلند پشتہ پر سے توپخانہ نے ۱۰۱ توپوں کی سلامی داغی۔ جب شاہی سواری بلند پشتہ پر پہنچی۔ تو شامیانہ کے اندر ہندوستان کے تمام معززوں نے اُٹھ کر تعظیم دی۔ اور اس وقت تک کھڑے رہے جب تک بادشاہ سلامت اپنی نشست گاہ پر متمکن نہ ہوئے۔ اس کے بعد وائسرائے ہند کی کونسل وائس پریزیڈنٹ آنریبل مسٹر جینکنس نے ہندوستان کی طرف سے ایک مختصر ایڈریس مبارک باد کا بادشاہ سلامت کو سُنایا اور اُسے ایک بیش قیمت اور نفیس صندوقچہ میں رکھکر آپ کی خدمت میں پیش کیا۔ اس کے بعد شاہی سواری شاہی کیمپ کو چلی گئی۔

ہندوستان کی طرف سے مبارک باد

حضور والا! ہم گورنر جنرل کی کونسل کے ممبر برٹش انڈیا کی طرف سے نہائت ادب و انکسار کے ساتھ آپکا اور ملکہ معظمہ کا تہ دل سے اور نہائت تپاک سے خیر مقدم کہتے ہیں۔ ہم آپ کو اور ملکہ کو خاندان برطانیہ سے تمام ہندوستان کے اول فرمانروا کی حیثیت سے سرزمین ہند میں ورود فرمانے پر مبارک باد دیتے ہیں۔

اس قدیم شہر میں جو تاریخی یادگاروں کا مخزن ہے۔ بہت سے فرمانرواؤں نے حکومت کی ہے اور شاہانہ دربار تاجپوشی منعقد کئے ہیں۔ گذشتہ شاہوں کی شاندار یادگاریں جو اس شہر میں اب تک پائی جاتی ہیں۔ وہ ان کی شان و عظمت کی زبان حال سے ابتک شہادت دے رہی ہیں لیکن ان فرمانرواؤں میں جو فرمانروا سب سے بڑا تھا۔ اسے بھی کبھی یہ فخر حاصل نہیں ہوا تھا۔ کہ کل ہندوستان اس کے تابع فرمان تھا۔ جس طرح کہ آج وہ حضور والا کے زیر نگین ہے۔ اس لحاظ سے حضور والا کی یہاں تشریف آوری ہندوستان کی تاریخ میں جو گوناگون واقعات سے پُر ہے۔ اپنی نظیر نہیں رکھتی ہے اس لئے آپ کی تشریف آوری ہند میں ہمیشہ یادگار رہیگی۔

بادشاہ کے ساتھ دلی وفاداری رکھنا ہندوستانیوں کی سب سے بڑی صفت ہے۔ جو اُن میں قدیم زمانہ کے رشیوں اور مذہبی پیشواؤں کی تعلیم نے نہائت قدیم زمانہ ہی میں پیدا اور پختہ کردی تھی۔ حضور والا کی وسیع سلطنت جس میں آفتاب عالمتاب کبھی غروب نہیں ہوتا ہے اُس کے کسی حصہ کی رعایا آپ کی اس درجہ مطیع اور فرمانبردار نہیں ہے۔ جس قدر کہ ہندوستان کی رعایا۔

ہندوستان مختلف فرقوں اور مذہبوں کے لوگوں کا مسکن ہے جو بہت سی زبانیں بولتے ہیں۔ لیکن اس میں کلام نہیں ہے۔ کہ کوہ ہمالیہ سے لے کر راس کماری جو جنوب میں ہے۔ اور پشاور سے برما کی آخری سرحد تک تمام رعایا حضور والا کی وفاداری اور اطاعت میں ایک زبان اور ایک دل نظر آتی ہیں۔ وہ آپ کی ذات ستودہ صفات اور تاج و تخت برطانیہ کے ساتھ یکساں عقیدت رکھتی ہیں۔ گو حضور والا اور ملکہ معظمہ کا اس دفعہ ہندوستان میں قیام بہت ہی مختصر ہوگا۔ تاہم آپ اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں گے کہ آپ کی تشریف آوری سے رعایا میں حد درجہ کی مسرت پائی جاتی ہے۔ جس کا ہر شہر۔ ہر قصبہ اور ہر گاؤں میں نمایاں طریقہ میں اظہار کیا جائیگا جس سرگرمی اور شان کے ساتھ آپ کی اور ملکہ معظمہ کی ذات کے ساتھ دہلی میں اظہار محبت اور اطاعت ہو رہا ہے۔ دوسرے مقامات میں بھی اسی حیثیت سے اس کا اظہار کیا جائیگا۔

حضور والا کی تشریف آوری سے ہم لوگوں کے دلوں میں جو مسرت موجزن ہو رہی ہے۔ اسے ہماری ملکہ معظمہ کی موجودگی دوبالا کر رہی ہے اس کی وجہ یہ نہیں ہے کہ آپ ہماری ملکہ ہیں۔ بلکہ یہ ہے کہ آپ کی ذاتی صفات کی تمام ہندوستانی تہ دل سے قدر و عزت کرتے ہیں۔

ہم سب کی دعا ہے کہ حضور والا اور ملکہ معظمہ ہمیشہ تندرست اور خوش و خرم رہیں۔ اور یہ کہ آپ کی عمر اور اقبال دراز ہوں۔ ہماری دلی خواہش ہے کہ حضور والا کے زیر سایہ ہندوستان ہمیشہ تک اور لگاتار امن امان۔ خوشحالی اور تسکین خاطر کے کاموں میں ترقی کرتا رہے۔ ہم سب کو یہ یقین اور اطمینان ہے۔ کہ حضور والا اور ملکہ معظمہ کو اس مدعا سے بڑھکر کوئی اور مقصد زیادہ عزیز نہیں ہے کہ آپ کی ہندوستانی رعایا کی خوشحالی میں دن بدن اضافہ ہوتا رہے۔

بادشاہ سلامت کا جواب

مبارک باد کے ایڈریس کے جواب میں ہمارے بادشاہ سلامت نے یوں گوہر فشانی فرمائی:- ہم ملکہ معظمہ کی طرف سے اور خود اپنی طرف سے آپ کے ایڈریس مبارک باد کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ آپکے ایڈریس میں جن الفاظ میں ہندوستانی رعایا کی وفاداری اور اطاعت کا فرض بیان کیا گیا ہے۔ ان کا ہمارے دلوں پر بیحد اچھا اثر ہوا ہے۔ اس ایڈریس نے ہمیں مبارک باد کے اُن بیشمار پیاموں کی یاد دلادی۔ جو اس وقت ہماری اور ملکہ کی خدمت میں ہماری سلطنت کے گوشہ گوشہ سے جس میں ہندوستان نے بڑھکر حصہ لیا تھا۔ ہماری انگلستان میں تاجپوشی کے موقعہ پر روانہ کئے گئے تھے۔ ان مسرت خیز پیاموں کی ہمارے ہر فرقہ اور مذہب کی ہندوستانی رعایا نے اس وقت بھی جبکہ ہم اور ملکہ معظمہ اس ملک میں رسم تاجپوشی ادا کرنے آئے ہیں۔ ہم پر دوبارہ بارش کی ہے۔

ہمیں اپنے گورنر جنرل صاحب سے معلوم ہوا ہے۔ کہ ان کو اس ملک کے انتظام و انصرام میں ان کی قانونی کونسل کے ممبروں کی طرف سے جو ہندوستانی رعایا کے قائمقام ہیں۔ نہائت قابل قدر مدد ملی ہے۔ اور یہ کہ ان کی کونسل کے ممبروں نے ہر مفید کام میں اُن کی دل سے حمائت کی ہے۔

آپ صاحبان نے ہندوستان کی رعایا کی طرف سے ہمیں جو مبارکباد دی ہے۔ ہم اُسے تہ دل سے پسند کرتے ہیں۔ آپ اطمینان رکھیں کہ ہم کو کوئی اور بات اس درجہ عزیز نہیں ہے۔ جس درجہ کہ اپنی ہندوستانی رعایا کی بہبودی۔ جس کا آپکے ایڈریس میں نہائت موزوں الفاظ میں اظہار کیا گیا ہے۔ یعنی یہ کہ "ہندوستان اور اس کی رعایا امن و امان۔ خوشحالی اور تسکین خاطر کے کاموں میں لگاتار اور ہمیشہ تک ترقی کرتی رہے"۔

شاہی جلوس کے متعلق کچھ اور ہندوستانی عملہ کی پیشی

قلعہ میں والیان ریاست کو بادشاہ سلامت کی خدمت میں پیش کرنے سے پیشتر وائسرائے ہند نے بادشاہ کی خدمت میں اول آپکے ہندوستانی عملہ کو پیش کیا۔ اس عملہ میں ذیل کے معزز اصحاب شامل ہیں۔ سرجان ہیوٹ پریزیڈنٹ دربار کمیٹی سر ہنری میکموہن۔ مہاراجہ صاحب گوالیار۔ مہاراجہ سر پرتاب سنگھ سابق فرمانروا ایدر۔ نواب سر محمد اسلم خان۔ نواب صاحب رامپور۔ مہاراجہ صاحب بیکانیر۔

تماشائیوں کا ہجوم

دہلی کی شاہی مسجد کے آگے تماشائیوں کا ہجوم سب سے زیادہ تھا۔ جہاں گوناگوں طرز کی پوشاکوں۔ پگڑیوں اور ٹوپیوں والے ہر فرقہ اور طبقہ کے لوگ کھڑے اور بیٹھے ہوئے تھے۔ دہلی دروازہ کے نزدیک سکولوں کے کئی ہزار ہندوستانی اور یورپین طالبعلم ہاتھوں میں جھنڈیاں لئے اور مختلف قسم کی وردیاں پہنے ہوئے بیٹھے تھے۔ تمام طالب علموں نے بادشاہ سلامت اور ملکہ معظمہ کو بڑے زور سے چیرز دیئے۔ اور شادمانی کے نعرے بلند کئے۔ چاندنی چوک میں تماشائیوں نے اس قدر خوشی کے نعرے بلند کئے کہ قلعہ سے جو سلامی توپوں کی داغی گئی تھی۔ وہاں اس کی آواز بالکل سنائی نہیں دی۔ چاندنی چوک اور ٹاؤن ہال کے تماشائیوں کو بادشاہ اور ملکہ کا دیدار سب سے عمدہ طریقہ میں نصیب ہوا۔ کیونکہ یہاں جگہ بہت فراخ تھی۔ اور سڑک بہت چوڑی۔ ٹاؤن ہال اور کلاک ٹاور کے پاس ایک پلٹن

ملفوظات الامیر

مسلمان مومن ایک شخص نے عرض کی کہ مسلمان اور مومن میں کیا فرق ہے۔ فرمایا۔ قرآن شریف میں اسلام کو ایمان بھی کہا گیا ہے ۔

انشورنس ایک شخص نے عرض کی کہ کیا یہ جائز ہے کہ میں اپنی زندگی کو انشیور کراؤں تاکہ میرے بال بچے کے واسطے بعد میں روپیہ جمع ہو ۔ فرمایا کیا تم رازق ہو خدا کے پاس ان کے لئے چندہ جمع کراؤ ۔

نعمت کی قدر کرو فرمایا۔ انسان تندرستی کی حالت میں بیمار کو حقارت کی نگاہ سے دیکھتا ہے اسی طرح حسین جمیل۔ بدشکل کو حقارت سے دیکھتا ہے۔ اسی طرح حسین ۔جمیل۔ بدشکل کو حقارت سے دیکھتا ہے ۔ امراء غربا کو حقارت سے دیکھتے ہیں۔ بعض آسودہ حال لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ ان کو خشیت اللہ بہت ہوتی ہے اور اسی غرض سے کہ ان کی راحت قائم رہے ضرورتمندوں کی دستگیری کرتے ہیں جس طرح دنیا کے مفلس ہوتے ہیں اسی طرح دین کے مفلس بھی ہوتے ہیں۔ ان کی بھی دستگیری ضروری ہے ۔

فرمایا جب آدمی مصیبت میں پڑتا ہے تو پھر سوچنے لگتا ہے۔ لیکن مبارک ہیں وہ لوگ جو پہلے ہی سوچ سمجھ کر کام کرتے ہیں اور مخلوق کی ہمدردی میں مصروف رہتے ہیں۔ تاریخ پر لوگ غور نہیں کرتے۔ اور صحابہ کرام کے حالات پر تدبر نہیں کرتے تیمور کے حالات کو دیکھو اور ہندوستان کے بادشاہوں کے حالات کی طرف توجہ کرو۔ انسان جب حد سے بڑھتا ہے اور طغیانی کرنے لگتا ہے تو اس کا نتیجہ اچھا نہیں ہوتا ۔

عمل کرو فرمایا مرزائی بننے یا احمدی کہلانے سے نجات حاصل نہیں ہوتی۔ کام کرنا چاہیئے ۔

تکبر نہ کرو فرمایا انسان منی سے بنا ہے منی کے بھی ایک کیڑے سے کیڑے کو پھر چوسنے اور حرکت کرنے کی طاقت ہے ۔ اور آگے چلو تو انسان صرف مٹی سے بنایا گیا ہے ۔ جس میں حرکت بھی نہیں وہ ترابی حالت بھی اس پر آچکی ہے ۔ پھر جب یہ جوان ہوتا ہے کیسی کیسی چستیاں دکھلاتا ہے۔ کبھی قطب جنوبی کو جاتا ہے ۔ کبھی قطب شمالی کو پھر جوانی کے دن بھی گذر جاتے ہیں ۔ انسان کہتا ہے چٹاپٹ گذر گئے ۔ حالانکہ چٹاپٹ کہاں گذری سالہا سال لگتے ہیں تب جوانی کے دن گذرتے ہیں۔ صحت اور طاقت کے دنوں کی قدر نہیں کی جاتی۔ کھیل کے وقت لڑکے خیال کرتے ہیں کہ دین دنیا کیا چیز ہے ۔ وہی کھیل کا میدان اور وہاں ہی ان کا مقصد ہوتا ہے ۔

سلطان محمود کی غلطی فرمایا سلطان محمود پر اللہ تعالیٰ رحم کرے اُس نے عربی کی بجائے فارسی دفتر جاری کئے۔ اس لئے مسلمانوں کا عربی کے ساتھ تعلق کم ہو گیا فارسی کے لئے بہت کوششیں کی گئی تھیں اب اُسے بھی ہندوستان سے ڈیرہ ڈنڈا اُٹھا لیا عرب کی زبان سے تعلق گیا تو اہل عرب اور قرآن سے دلچسپی گئی ۔ دین میں ضعف آگیا۔ قرآن شریف کا شغل دن بدن گھٹتا چلا گیا۔

سادگی اختیار کرو فرمایا آجکل مسلمان سادگی کو نہیں جانتے خواہ مخواہ اپنے اخراجات بڑھا لیتے ہیں۔ جس مسلمان کو دیکھو ہزاروں کا مقروض ہے ۔ محنت کے وقت عذر کر دیتے ہیں ۔ کہ ہم سے محنت نہیں ہو سکتی اور چاہتے ہیں کہ کھانا پینا اچھا ملجائے ۔ دیکھو میں باوجود اس پیرانہ سالی اور ضعف کے اپنی دوکان چلاتا ہوں ۔ بہت سے بیماروں کو روز دیکھتا ہوں ۔گو یہ رزق کے لئے ایک پردہ ہی ہے ۔

یہ آیت حدیث نہیں ہے فرمایا بعض فقرات اس طرح مشہور ہو جاتے ہیں کہ ناواقف انھیں قرآن شریف کی آیت یا کوئی حدیث خیال کرنے لگتے ہیں ۔ حالانکہ وہ کلمہ نہ قرآن شریف میں ہوتا ہے نہ کسی حدیث میں اسی قسم کے کلمات میں سے ایک ہے لا عفو فی الکبائر۔ اور ایسا ہی ایک اور کلمہ کسی اور کا بنایا ہوا ہے لاتتحرک ذرۃ الا باذن اللہ ۔

مذہب محدثین فرمایا نیل الاوطار محلی بن حزم فتوحات مکیہ ان کتابوں کے دیکھنے سے محدثین کے مذہب کا حال معلوم ہو سکتا ہے ۔ یہی اعلیٰ درجہ کی کتابیں ہیں جو محدثین کے مذہب کو ظاہر کرتی ہیں ۔

حادث فرمایا کل موجودات محسوسات جن کا ہم کو علم ہے وہ تو سب حادث ہیں باقی وہ چیزیں جو ہمارے مشاہدہ سے باہر ان کی نسبت بحث کرنی کی ہم کو ضرورت نہیں جو اعیان و عوارض ہم نے دیکھے ہیں وہ سب حادث ہیں ۔

خدا تعالیٰ کی ذات غنی ہے فرمایا مولوی محمد اسمعیل شہید صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا لکھنؤ میں ایک فلسفی سے مباحثہ

راجپوتوں کی۔ ایک پلٹن سکھوں کی۔ ایک پلٹن انگریزوں کی اور ایک ہندوستانی رسالہ انتظام کے لئے مقرر کیا گیا تھا۔ جو تصویر ملکہ وکٹوریہ سرگباشی کی ٹاؤن ہال کے قریب ہے۔ اُسے خوب آراستہ کیا گیا تھا۔ اور اس پر زر دوزی کا ایک شامیانہ اور چتر لگایا گیا تھا۔ جن لوگوں کو مختلف صوبوں کی گورنمنٹوں کی طرف سے دربار میں مدعو کیا گیا تھا۔ ان میں سے وہ لوگ جو جلوس میں شریک ہونے کا حق نہیں رکھتے تھے۔ اُن کے لئے ٹاؤن ہال میں جلوس دیکھنے کی نشستیں بنائی گئی تھیں۔ جلوس کی باقی سڑکوں پر بھی تماشائیوں کا اچھا ہجوم تھا۔

والیان ریاست کے جلوس کی دلفریبی

اس جلوس میں والیان ریاست۔ اُن کے مصاحبوں اور اُن کی فوجوں وغیرہ کی پوشاکیں۔ وردیاں۔ ساز و سامان۔ ہتھیار اور وضع قطع گوناگون طرز کی تھی۔ جن کا نقشہ الفاظ میں کھینچنا دشوار ہے تاریخ ہندوستان میں اس سے پیشتر کبھی بھی اس قدر والیان ریاست ایک جگہ جمع نہیں ہوئے تھے۔ اور نہ انہوں نے اپنی ذاتی خصوصیات اپنے شان و شوکت۔ اپنے جواہرات وغیرہ کا نمایاں طریقہ میں اظہار کیا تھا۔ کل سوا سو سے زیادہ والیان ریاست دہلی میں جمع ہوئے تھے۔ جن کی مقامی لحاظ سے ۱۴ ٹولیاں بنائی گئی تھیں۔ اور ہر ایک ٹولی میں سب سے بڑے والئے ریاست کی سواری باقی والیان ریاست سے آگے تھی۔ اگرچہ اس دربار کے موقع پر جو شہنشاہ ایڈورڈ ہفتم مرحوم کے جشن تخت نشینی کے لئے منعقد ہوا تھا۔ والیان ریاست کو اپنے علم۔ نشان اور جھنڈے اُڑانے اور اپنے قومی باجے بجانے کی اجازت نہیں دی گئی تھی۔ لیکن اس دفعہ دربار میں ان سب لوگوں کو ایسا کرنے کی اجازت دی گئی تھی۔ اور ہر والئے ریاست کے ساتھ اس کے ماہی مراتب۔ اس کے جھنڈے۔ اس کے نشانات۔ اس کے علم۔ اس کا عصا اس کا چتر تھا۔ اور اس کا ریاستی باجہ جس میں ڈھول۔ جھانجھ۔ تُرہی اور مختلف قسم کے باجے تھے۔ بجایا جاتا تھا۔ اُن کے سروں پر چنور ہو رہا تھا۔ سونے کی چھڑیاں چوبداروں کے ہاتھ میں تھی۔

والیان ریاست کے جلوس میں سب سے آگے نواب صاحب حیدرآباد ایک عمدہ چوکڑی گاڑی میں سوار تھے۔ آپ کے باڈی گارڈ کی وردیاں بھی زرد تھیں۔ آپ کے جلو میں حیدرآباد کے لانسرز رسالہ تھا۔ جس کی وردی سبز تھی۔ گھٹنیاں اور پتلے زرد تھے۔ پھر مہاراجہ صاحب بڑودہ ایک خوبصورت چوکڑی میں جس میں سیاہ گھوڑے جتے ہوئے تھے سوار تھے۔ ان گھوڑوں کا ساز بھی سیاہ تھا۔ دور سے معلوم ہوتا تھا۔ کہ بغیر ساز کے گھوڑے گاڑی میں جُتے ہوئے ہیں۔ آپ کے باڈی گارڈ کی وردی جس میں سمور لگے ہوئے تھے۔ اس انگریزی فوج کی سی تھی جسے ہُسار کہتے ہیں۔ مہاراجہ صاحب کشمیر کی چوکڑی کا ساز رنگین تھا۔ آپ کے جلو میں ایک لانسرز رسالہ تھا۔ راجپوتانہ کے والیان ریاست کی سواریوں کے آگے مہارانہ صاحب اودے پور کی سواری تھی۔ آپ کا باڈی گارڈ بدن پر آہنی زرہ بکتر اور سروں پر آہنی خود پہنے ہوئے تھا اور ان کے ہاتھوں میں قدیم طرز کی مضبوط ڈھالیں تھیں۔ بیگم صاحبہ بھوپال برقع پہنے ہوئے گاڑی میں سوار تھیں۔ آپ کے سر پر ایک نہایت بیش قیمتی تاج نما ٹوپی تھی۔ جس کے جواہرات جگمگ جگمگ کر رہے تھے آپ کے جلو میں لانسرز رسالہ تھا۔ مہاراجہ صاحب اندور کی گاڑی میں سونے اور بلور کا کام تھا۔ آپ کے باڈی گارڈ کی وردی زرد تھی شاہزادہ رنجیت سنگھ والئے جام نگر کا ٹھیا واڑ کی گاڑی بالکل نقرئی تھی۔ آپ کے باڈی گارڈ کی وردیاں تین رنگ کی تھیں یعنی سبز۔ سرخ اور سنہری۔ مہاراجہ صاحب پٹیالہ کا لباس نہایت شاندار تھا۔ جس کا رنگ زرد اور نیلا تھا۔ اور جس کا سامنا بیش قیمت جواہرات سے لسا ہوا تھا۔ ان جواہرات میں ہیرے اور زمرد لگے ہوئے تھے۔ آپ کے جلو میں لانسرز رسالہ تھا جس کی وردی سبز اور سنہری تھی۔ راجہ صاحب کپورتھلہ کی گاڑی نقرئی تھی۔ اور ان کے باڈی گارڈ کی وردی نیلی اور سفید تھی۔ مہاراجہ صاحب بھوٹان اور سکم کے ہمراہیوں کی وردیاں انوکھی تھیں۔ بھوٹانی گارڈ کی ٹوپیاں نیلے اور سبز رنگ کی تھیں۔ جن کی وضع نرالی تھی۔ اور سکمی گارڈ کے سروں پر عورتوں کی سی چوٹیاں تھیں۔ جن پر سوئر کی تھوتھڑی کی سی ٹوپیاں تھیں۔ بلوچستان کے والیان ریاست کا لباس سادہ تھا۔ اور وہ گھوڑوں پر سوار تھے۔

مختصر یہ کہ شہر دہلی میں بادشاہ اور ملکہ کے داخلہ کا جو عالیشان جلوس نکالا گیا تھا۔ وہ ہر حیثیت سے نرالا اور بے نظیر تھا اس کے اُس حصہ کی جسے والیان ریاست کا جلوس کہتے ہیں بعض چیزیں ایسی انوکھی تھیں۔ جن کو دیکھ کر بے اختیار ہنسی آجاتی تھی۔ اور بعض چیزیں ایسی نفیس تھیں۔ جن کی تعریف زبان سے خود بخود نکل جاتی تھی۔ اس میں کلام نہیں کہ یہ جلوس ہمارے شہنشاہ معظم اور شہنشاہ بیگم کی شان کے شایان تھا جو اُن لوگوں کو عمر بھر یاد رہیگا۔ جن کو خوش قسمتی سے اس کے دیکھنے کا موقع ملا ہے۔ (باقی آئندہ)

کچھ اپنی نسبت

الحکم کی بے ترتیب اشاعت نے مخالفین کو خوش ہونیکا موقع دیا ہے اور ان میں سب سے زیادہ بلکہ اکیلا خوشی کرنیوالا امرتسری منکر ہے وہ خلیفہ بنا ہے کہ اس نے الحکم پر بجلی گری والا مضمون جو لکھا تھا وہ پورا ہوا ہے۔ میں سردست اس پر کچھ نہیں کہتا۔ انشاء اللہ العزیز وقت آتا ہے جو اسے جواب دیگا۔ اگر وہ شرافت اور متانت سے کام لیتا۔ تو ایسی خوشی سے جو اسکی اخلاقی حالت کی پردہ در ہے باز رہتا۔ وہ دیکھتا کہ اخبار الحکم نے احمدی قوم میں خدا کے فضل اور تائید سے وہ روح پیدا کر دی ہے کہ احمدی قوم اپنی سخت ضروریہ میں اخبار کو بھی ایک ضرورت سمجھتی ہے اور اسی جوش اور شوق کا نتیجہ ہے کہ الحکم کا کام کرنے والے اس وقت تین اخبار اور چار رسالے موجود ہیں۔ خصوصاً احمدی امرتسری منکر کی نخوت اور تعلی کا کیڑا انکالنے کے لئے الحکم سے بھی زیادہ اپنے قلم میں قوت رکھتا ہے۔ پھر اس کے لئے کونسا خوشی کا مقام تھا۔ علاوہ بریں احمدی قوم (خدا نہ کرے) ایسی بے حمیت اور بے پرواہ نہیں کہ وہ اپنے پیشرو جریدہ کی قدر نہ کرے۔ بہرحال امرتسری منکر کی خوشی کو چھوڑ کر بیہودگی کی دلیل ہے الحکم کے لئے یہ کم خوشی کا مقام نہیں کہ اُس کی ان مشکلات میں جو مشین پریس کے اجرا کی وجہ سے پیدا ہوئیں الحکم کے قدر دانوں نے اعانت کے ہاتھ بڑھایا ہے۔ میں نے پہلے بھی ظاہر کیا تھا کہ الحکم کی اعانت کے لئے جو عملی تحریک حضرت صاحبزادہ صاحب نے فرمائی ہے کہ احباب دس دس روپیہ اس فنڈ میں دیدیں یہ انشاء اللہ بابرکت ہوگی اور اس کے اثر میں میں دیکھتا ہوں کہ لالہ دینا ناتھ صاحب ایڈیٹر ہندوستان نے بھی دس روپیہ اس فنڈ میں دینے پسند کئے ہیں۔ ان کا روپیہ پہنچ گیا ہے اور میں خصوصیت سے ان کا شکر گزار ہوں۔ کہ انہوں نے باوجود غیر مذہب ہونے کے الحکم کے احیاء و بقا کی ضرورت سمجھی۔

لالہ دینا ناتھ صاحب نے جس اصول پر الحکم کی اعانت کی ہے۔ وہ میرے لئے ایک قیمتی چیز ہے۔ انہوں نے اپنے خط میں ظاہر کیا ہے کہ الحکم کی اعانت اس لئے کرتے ہیں۔ وہ ایک نیک دل اور با اصول اخبار نویس کے ہاتھ میں ہے گو یہ اُن کا حسن ظن ہے لیکن ایک کامیاب اخبار نویس اور ہندو قوم کے ایک مسلمہ لیڈنگ پیپر کے ایک ایڈیٹر کی قلم سے یہ رائے اخبار الحکم کی قدر و قیمت میں بیش قیمت اضافہ ہے اس سے مسلمان اخبار نویسوں کو سبق لینا چاہئے۔ جہاں مسلمان اخباروں میں سے امرتسری منکر کی وہ حرکت ہے کہ وہ الحکم کی مشکلات مالی پر خوش ہوتا ہے وہاں ایک ہندو اخبار جس کو امرتسری منکر مخالف قرار دیتا ہے حالانکہ لالہ دینا ناتھ صاحب نے آجتک احمدی سلسلے کے متعلق ایک لفظ بھی خلاف نہیں لکھا) اپنی وسعت حوصلہ کا اس طرح پر اظہار کرتا ہے۔ جس سے اس کی شرافت عیاں ہے۔

مجھے ایسی مدد کے لینے میں قطعاً انکار نہیں ہو سکتا اور نہیں ہونا چاہئے۔ میں ان ھذا الا من عند اللہ یقین کرتا ہوں۔ بہرحال حضرت صاحبزادہ صاحب کی اس عملی تحریک پر کام شروع ہو گیا ہے۔ میں ان خطوط کو اس وقت درج نہیں کر سکتا۔ آئندہ خدا تعالیٰ نے چاہا تو سلسلہ وار درج کرونگا۔ فی الحال اس مضمون کے آخر میں اُن بزرگوں کے نام درج کر دیتا ہوں۔ جنہوں نے اس وقت تک اس غرض کے لئے روپیہ بھیجا ہے یا وعدہ فرمایا ہے۔ اس فہرست کے دینے سے پہلے میں اتنا اور کہنا چاہتا ہوں کہ احمدی قوم! فرض شناس قوم کی جیب پر کچھ شک نہیں بہت بڑا بوجھ ہے۔ مگر یہ بھی اُس کی ایسی ہی ضرورت ہے جو دوسری ضرورتوں کی طرح اٹل ہے۔ میں خدا تعالیٰ کے فضل سے ہمیشہ متوقع ہوں کہ وہ الحکم کی غیبی امداد کرے گا۔ اور نیکی اور بھلائی کے فرشتے قوم میں وہ روح پیدا کر دیں گے۔ جو اُس کی اعانت کے لئے اُٹھ کھڑی ہوگی میرے خیال میں جو لوگ یک مشت نہ دے سکیں وہ دو یا تین قسطوں میں ادا کر دیں۔ غرض ضرورت ہے۔ کہ الحکم کی اعانت کی جاوے۔

فہرست معاونین

(۱) حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب	عـہ/
(۲) بابو عبد الرزاق صاحب سٹیشن ماسٹر	عـہ/
(۳) میاں غلام رسول صاحب تھیم انسپکٹر	عـہ/
(۴) شیخ ہاشم علی صاحب گرداور	عـہ/
(۵) منشی برکت علی صاحب شملہ	عـہ/
(۶) لالہ دینا ناتھ صاحب ایڈیٹر ہندوستان	عـہ/
(۷) مولوی اختر علی صاحب انسپکٹر بھاگلپوری	[illegible]

ہوا۔ مولوی صاحب نے اُسے کہا کہ ہم تمہارے فلسفہ کے اصول کے مطابق بحث نہیں کرتے۔ ہم تو اس طرح سے فیصلہ کرنے کو تیار ہیں کہ تو اور ہم ایک کوٹھری میں بند ہو کر بیٹھ جائیں اور پھر دیکھیں کہ خدا تعالیٰ خود ہی اصل بات کو کس طرح ظاہر کر دیتا ہے اس بات کو سنکر حضرت (مرزا صاحب مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام) نے فرمایا کہ اگرچہ اس طریق سے فیصلہ کرنے کے لئے کوئی شخص مولوی محمد اسمعیل صاحب کے مقابلہ پر نہیں آیا۔ تاہم یہ ایک خطرناک بات ہے کیونکہ خدا تعالیٰ کی ذات تو غنی ہے۔

کربلا کیوں متبرک

فرمایا تعجب ہے اہل شیعہ کربلا کو متبرک سمجھتے ہیں اور وہاں اپنے مردوں کی لاشیں لے جاتے ہیں اور اسی جگہ دفن کرتے ہیں حالانکہ کربلا تو وہ مقام ہے کہ جہاں حضرت امام حسینؓ پر ایسی سخت مصیبت اور تکلیف وارد ہوئی تھی۔

عناصر میں تمیز

فرمایا کہ مثنوی میں لکھا ہے کہ لوگ کہتے ہیں کہ عناصر میں تمیز اور ادراک نہیں ہوتا۔ مگر دیکھو پانی نے نوح کو اور اُن کے دشمنوں کو پہچان لیا اور اسی طرح پانی نے موسیٰ اور فرعون کو پہچان لیا اور ہر ایک کے ساتھ اس کے مناسب حال سلوک کیا۔ اور آگ نے حضرت ابراہیم خلیل اللہ کو پہچان لیا۔ صوفیاء نے لکھا ہے کہ کلر زمین میں گناہ بہت ہوتے ہیں اور باغ والی زمین میں نیکیاں بہت ہوتی ہیں۔ کیونکہ سبزہ زار کے درخت بھی تسبیح کرتے ہیں۔

بڑا اعزاز کرنیوالے وظیفے

ایک شخص نے عرض کی کہ مجھے ایک صاحب نے یہ وظیفہ بتایا ہے کہ تم ہر روز یا خضر یا خضر پڑھتے رہا کرو۔ روزانہ تین روپیہ تم کو ملجایا کرینگے۔ فرمایا جب سے کہ مسلمانوں نے یہ وظیفے شروع کئے ہیں تب ہی سے ان کا بڑا اعزاز ہونے لگا ہے۔

اذان پر کیوں ناراض ہوتے ہیں

فرمایا تعجب ہے کہ ہندو اور سکھ آپس میں ایک دوسرے کو گالیاں بلند آواز سے دیتے ہیں سنتے ہیں اور برا نہیں مناتے۔ لیکن جب اذان سنتے ہیں تو سخت ناراض ہوتے ہیں۔ حالانکہ اذان میں خدا تعالیٰ کی تعریف اور اچھی باتیں ہیں۔ اور کیا ہی پیارے کلمات ہیں۔ ذٰلک بانھم قوم لا یعقلون

شہید

فرمایا شہید پانچ قسم کے ہوتے ہیں۔ مطعون جو طاعون سے مر جاوے۔ جو دستوں کی بیماری سے مرے۔ جس پر دیوار گرے اور وہ مر جائے جو پانی میں ڈوب کر مر جائے۔ شہید فی سبیل اللہ جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں لڑ کر مر جائے۔ شہادت کے لئے یہ ضروری ہے کہ ایمان بھی ہو ورنہ ابوجہل بھی تو ایسے مارا گیا تھا۔

قیامت میں سایہ کس کو ملیگا

فرمایا حدیث شریف میں آیا ہے کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے عرش کے سوائے کسی چیز کا سایہ نہ ہوگا۔ اور وہ سایہ سات شخصوں کو ملیگا (۱) امام عادل۔ منصف بادشاہ۔ (۲) جوان جو اپنی جوانی میں خدا تعالیٰ کی عبادت میں لگا رہا ہو (۳) وہ آدمی جس کا دل مسجد ہی میں لگا رہتا ہے ہر وقت اس خیال اور انتظار میں ہے کہ کب نماز کا وقت ہوتا ہے کہ مسجد کو جائے۔ (۴) وہ آدمی جو اللہ تعالیٰ کے لئے ایک دوسرے سے دوستی کرتے ہیں۔ (۵) وہ شخص جس کو کوئی بڑے مرتبہ والی خوبصورت عورت بلائے۔ مگر وہ اللہ تعالیٰ کے ڈر کے سبب نہ جائے (۶) وہ شخص جو اللہ تعالیٰ کی شاہنشاہی کے خوف سے ڈر کر علیحدگی میں چیخیں مار کر رو دے۔

بدعت

فرمایا باوجود حاجت کے جو کام آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں نہ ہوا ہو اُس کو بدعت کہتے ہیں۔

خدا تعالیٰ کی ناراضگی کی ایک علامت

فرمایا جب خدا تعالیٰ کسی پر ناراض ہوتا ہے تو اُسے جھوٹ بولنے کی عادت بہت ہو جاتی ہے۔

یہ تفریق کیوں

فرمایا اس ملک میں عورتیں نماز کے وقت سینے پر ہاتھ باندھتی ہیں۔ اور مرد نیچے۔ معلوم نہیں یہ فرق کس طرح پیدا ہوا قرآن شریف اور حدیث میں اس کا کوئی پتہ نہیں چلتا۔

قرض سے بچو

فرمایا قرضدار آدمی جھوٹا ہو جاتا ہے۔ وعدہ کرتا ہے تو پورا نہیں کرتا۔ اور بات کرتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے۔

عبودیت

فرمایا ہر حال میں اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو عبودیت سکھاتا ہے مثلاً زبان کو حکم ہے کہ جھوٹ نہ بولے یہ بھی عبودیت ہے۔ پھر سچ بولنے کے متعلق فرمایا کہ غیبت نہ کرو۔ گو بات سچی ہی ہو۔ پھر فرمایا کہ لنگڑے کو لنگڑا نہ کہو گو وہ ہے اور سچ ہے مگر ایسا کہنے سے بھی منع فرمایا۔ ایسا ہی بعض مجاز کے بولنے سے بھی منع فرمایا ہے۔

تراویح

فرمایا میں نے ایک دفعہ سورۃ جمعہ پر نشان پڑھا۔ اور ارادہ کیا کہ اسکو (سورۃ جمعہ کی تفسیر کو) طبع کرا کر ایک آنہ فی کاپی کے حساب سے فروخت کرینگے۔ اس زمانہ میں کالج بنانے کا خیال تھا اور چندہ کی ضرورت تھی۔ خیال ہوا کہ اس کا روپیہ اس چندہ میں لگا دینگے جس وقت نماز میں سجدہ میں گیا تو الہام ہوا کہ قل ما عند اللہ خیر من اللھو و من التجارۃ و اللہ

اعلان متعلق جلسہ

چونکہ سال ہائے گذشتہ میں مہمانوں کے کھانا کھلانے کے متعلق بہت سی دقت پیش آتی رہی ہے اور اس وجہ سے بعض اوقات مہمانوں کو تکلیف پہنچتی رہی ہے۔ اور چونکہ بوجہ قلت جگہ و بوجہ قلت کارکنان اس جگہ کھانا کھلانے کا انتظام خود اسی جماعت کے ممبر کریں گے۔ امید ہے کہ سب جماعتیں اور احباب اس انتظام میں شرح صدر سے حصہ لیں گے۔

(۱) سہولت کے لئے مہمانوں کو بیس حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے اور ہر ایک حصہ میں ایک آدمی منتظم اس حصّہ جماعت کی طرف سے ہوگا جو اس حصّہ جماعت کا امیر کہلائیگا اور اس کی مدد کے لئے ایک آدمی منتظم جماعت قادیان کا ہوگا۔ جو معاون کہلائیگا۔ امیر اور معین اس حصّہ جماعت کی آسائش کے ہر طرح سے ذمہ وار ہوں گے اور ان سب کاموں کو سرانجام دیں گے۔ جو اُن کے متعلق دکھائے گئے ہیں۔ یہ فہرست بذریعہ سرکلر لیٹر کے تمام انجمنوں میں پہنچائی گئی ہے۔

(۲) اب اور نیز ایام جلسہ میں ہر ایک امر دریافت طلب دفتر سکرٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان سے دریافت کیا جاوے۔ ایام جلسہ میں اس دفتر کے ہیڈ بوجہ مصروفیت سکرٹری جناب مولوی شیر علی صاحب ہوں گے اور ان کے نیچے منشی محمد نصیب و منظور قیوم کام کریں گے۔

(۳) جو مہمان **خاص انتظام** چاہتے ہوں۔ وہ سکرٹری صدر انجمن احمدیہ سے خط و کتابت کریں۔

(۴) تقسیم مکان کے لئے یہ ضروری ہے کہ ہر جگہ سے انجمن آنے والے احباب کی تعداد کا اندازہ کرکے پہلے سے اطلاع دیں جیسا کہ اس بارہ میں پہلے بھی تاکیدی کارڈ بھیجے جاچکے ہیں۔

(۵) مہمانوں کو مناسب ہوگا کہ تقسیم مکان میں دخل نہ دیں۔ بلکہ اگر کوئی تکلیف ہو۔ تو پہلے منتظم مکان سے (جن کا نام ماسٹر عبدالعزیز ہے) بیان کریں اور اگر پھر بھی کوئی انتظام نہ ہو تو دفتر سکرٹری صدر احمدیہ میں اس کی اطلاع دیں۔ حتی الوسع آرام پہنچانے کی کوشش کی جاویگی۔ مگر جو مشکلات تنگئی جگہ کی وجہ سے ہوتی ہیں ان کا دور کرنا مشکل کام ہے۔

(۶) چونکہ کھانا کھلانے کا انتظام ایسی صورت میں کیا گیا ہے۔ کہ مہمانوں کو خود براہ راست لنگر خانہ میں جانے کی تکلیف نہ ہو۔ اس لئے یہ ضروری ہوگا۔ کہ ہر ایک جماعت یا ہر ایک صاحب جو کہ تشریف لاویں۔ وہ اپنے حصّہ جماعت کے امیر کی وساطت سے یا اس کی عدم موجودگی میں بلا وساطت اس کے معاون کو اپنے آنے کی اطلاع دیں۔ اور اسی کے ذریعہ سے کھانا منگوانے کا انتظام کریں۔ چونکہ بدوں ایسی اطلاع کے تکلیف پیش آوے گی لہذا اس کے متعلق ہر ایک جماعت اپنے سب ممبروں کو اچھی طرح سے آگاہ کردے تاکہ یہاں آکر تکلیف کا سامنا نہ ہو۔

(۷) اُن مہمانوں کے بستروں کے لئے جو پیدل آنا پسند کریں بٹالہ میں حسب معمول گڈے کا انتظام ہوگا۔ جو ۲۵ دسمبر کو دس بجے کی گاڑی سے لیکر ۲۷ - دسمبر دس بجے کی گاڑی تک رہیگا۔

(۸) بٹالہ میں انتظام استقبال مہمانان منشی عبدالحمید صاحب کے سپرد ہوگا۔

(۹) آنیوالے احباب اس بات کا خیال رکھیں کہ بٹالہ میں جو گاڑی دس بجے صبح کے پہنچتی ہے اُس میں آنے سے ان کو سہولت رہے گی۔

اس کے علاوہ دو اور گاڑیاں بٹالہ میں پہنچتی ہیں۔ ایک شام کے تین بجے اس میں جو صاحب آویں گے یا تو انہیں پیدل ہی قادیان آنا ہوگا۔ ورنہ رات بٹالہ میں ٹھہرنا ہوگا۔ جہاں سرائے میں ان کے ٹھہرنے کا انتظام ہوگا۔ کیونکہ اس وقت گڈہ چل کر بستر رات کو سونے کے وقت تک نہیں پہنچا سکتا۔

دوسری گاڑی رات کے دس بجے کے قریب بٹالہ پہنچتی ہے جو احباب اس گاڑی میں آویں۔ ان کے رات ٹھہرنے کا انتظام بھی بٹالہ میں ہوگا۔ مگر کھانے کا انتظام اس وقت کوئی نہیں ہوسکے گا۔ ایسے احباب امرتسر کے سٹیشن سے کھانا کھاکر آویں۔

(۱۰) اس بات کو ضروری طور پر نوٹ کیا جاوے اور ہر ایک آنے والے دوست کے کانوں تک پہنچایا جاوے کہ یہاں کوئی انتظام بستر کا ان ایام میں ہونا مشکل ہے۔ چونکہ سردی سخت ہے۔ سب احباب کافی انتظام اوپر اور نیچے کیلئے بستر کا ساتھ کرکے آویں۔

(۱۱) وہ مہمان جو اپنے بستر گڈوں پر دینا چاہیں۔ ان بستروں کو منشی عبدالحمید اور اس کے مددگاروں کے سپرد بمقام بٹالہ کردیں۔ مگر یہ یاد رہے کہ ہر ایک صاحب اپنے سامنے اپنے بستر پر اپنے نام کی چٹ اور سُرخ یا سبز پنسل سے کپڑے پر نمبر لکھوالیں اور اس نمبر کو خود بھی یاد رکھیں۔ یہ بستر بمقام قادیان کل کے کل منتظم مکان کے سپرد ہوں گے اور صرف اسی کی وساطت سے مہمانوں کو ملیں گے۔ خود گڈے پر کوئی بستر واپس نہ لیں۔

(۱۲) کھانا کھلانے کا انتظام ہر حصّہ جماعت کا خود اس حصہ جماعت کے ہاتھ میں ہوگا۔ اس لئے سب جماعتوں کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ ایسے آدمی منتخب کرکے ساتھ لاویں۔ جو جماعت کو کھانا کھلانے کا انتظام کریں۔

(۱۳) جلسہ کی تاریخیں ۲۷ - ۲۸ - ۲۹ رکھی گئی ہیں۔ مگر یہ ضروری معلوم ہوا ہے۔ کہ لیکچروں کا سلسلہ ۲۶ دسمبر بعد از دوپہر شروع ہو جاوے اور ۲۹ دسمبر کو نماز جمعہ سے پہلے ختم ہو جاوے اس طرح پر پورے تین یوم جلسے کے لئے مل سکیں گے اور نماز جمعہ کی ادائیگی کے بعد جو مہمان جانا چاہیں جا سکیں گے۔

(۱۴) پروگرام سردست حسب ذیل تجویز کیا گیا ہے اس میں جو تغیر ہوگا اس کی اطلاع ایام جلسہ میں دفتر سکرٹری سے ملتی رہے گی اور اسی وقت وقت کی تعیین بھی ہوسکیگی۔

پروگرام جلسہ (علاوہ حضرت خلیفۃ المسیح کی تقریروں کے جن کے لئے کوئی تعیین نہیں کی جاسکتی) ۲۶ - دسمبر بعد از دوپہر۔ مولوی غلام رسول صاحب راجیکے اور چودھری فتح محمد صاحب

۲۷ - دسمبر۔ مولوی سید محمد احسن صاحب۔ صاحبزادہ میاں محمود احمد صاحب۔ شیخ تیمور صاحب۔

۲۸ - رپورٹ سکرٹری انجمن احمدیہ۔ نظم میر حامد شاہ صاحب اپیل خواجہ کمال الدین صاحب۔

۲۹ - دسمبر ۱۹۱۱ء۔ مولوی صدر الدین صاحب۔ مفتی محمد صادق صاحب۔

سکرٹری صدر انجمن احمدیہ۔ قادیان دارالامان ۔ ۱۲ دسمبر ۱۹۱۱ء

احمدی قوم کی طرف سے لاہور میں جلسہ تاجپوشی

احمدی قوم نے مختلف مقامات پر تاجپوشی کی خوشی میں جلسے کئے ہیں۔ انجمن احمدیہ لاہور نے مندرجہ ذیل روئیداد بغرض اندراج بھیجی ہے۔ ایڈیٹر

ایک عام جلسہ انجمن احمدیہ لاہور آج ۱۲ - دسمبر ۱۹۱۱ء کو بوقت ۸ بجے صبح مسجد احمدیہ واقع لاہور میں منعقد ہوا۔ جناب خواجہ کمال الدین صاحب صدر جلسہ تجویز ہوئے اور مفصلہ ذیل رزولیوشن پاس ہوئے۔

رزولیوشن جناب شیخ رحمت اللہ صاحب مالک انگلش ویر ہوئس نے تجویز کیا۔ جس کی تائید شیخ نور احمد صاحب و میاں چراغ الدین صاحب نے کی۔

(۱) ہم جماعت احمدیہ لاہور بڑے ادب اور عقیدت کے ساتھ حضور شہنشاہ معظم قیصر ہند اور حضور ملکہ معظمہ قیصرہ ہند بالقابہم کے حضور میں اس مبارک موقعہ تاجپوشی پر مبارکباد عرض کرتے ہیں۔ اور درازی عمر و ترقی جاہات کے لئے بصدق دل دُعا کرتے ہیں۔

دوسرا رزولیوشن ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب ایل۔ ایم ایس پروفیسر میڈیکل کالج لاہور نے پیش کیا۔ اور حکیم محمد حسین صاحب قریشی اور ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب کیمیکل اگزیمنر پنجاب نے تائید کی پاس ہوا۔

تیسرا رزولیوشن کل ممبران جماعت احمدیہ لاہور اس مبارک موقعہ کی یادگار میں اپنے اپنے مکانات پر روشنی چراغان کریں۔ اور حسب توفیق مساکین وغیرہ کو کھانا کھلاویں۔

تیسرا رزولیوشن میاں چراغ الدین صاحب نے تجویز کیا۔ اور جس کی تائید محمد موسیٰ صاحب سوداگر و منشی محبوب عالم صاحب نے کی اور پاس ہوا۔

(۴) رزولیوشن ۱ کے متعلق اطلاع بذریعہ تار بخدمت جناب پرائیویٹ سکرٹری جناب ملک معظم دیجاوے اور اس کی ایک ایک کاپی بخدمت جناب پرائیویٹ سکرٹری صاحب حضور وائسرائے کشور ہند سکرٹری صاحب جناب لفٹننٹ گورنر بہادر پنجاب ارسال کی جاوے۔ اور نقل روئیداد جلسہ بخدمت جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر بغرض اطلاع بھیجی جاوے۔ رزولیوشن ۱ مولوی غلام رسول صاحب فاضل راجیکے نے تجویز کیا اور جس کی تائید حکیم محمد حسین مالک کارخانہ مرہم عیسیٰ نے کی اور پاس ہوا۔

(۴) اس کارروائی کی نقل اخبارات انگریزی و اردو میں بہلے

بچوں کی تندرستی

والدین کو ہمیشہ گھر سے تعلق خاطر موجب ہوتا ہے ۔ اگر بچہ سست یا پژمردہ اور بھوک تھک گئی ہو تو اس کو فوراً

اسکاٹس ایملشن

دینا چاہئے

اس کے روزانہ

میں چند قطرے ملا کر دیجئے

سے بچہ میں بڑا فرق ہو جائیگا

جو تندرستی کی یقینی علامت

ہے ۔

ہاتھ سے

چھپا نہیں جاتا

اسکاٹ اینڈ باؤن مینوفیکچرنگ کیمسٹس لنڈن

ڈاکٹر ایس کے برمن کی بنائی ہوئی مشہور دوائیں

جلاب کی گولیاں

رات کو دو گولی کھا کر سو جاؤ دوسرے دن صبح کو دست صاف ہوگا پیٹ کی گرانی و مروڑ نہیں ہوگا حسب معمول نہانے اور کھانے پینے میں کچھ ڈر کا دٹ نہیں ۱۶ ۔ برس سے ڈاکٹر برمن صاحب اپنے مریضوں کو دیتے آئے ہیں یہ گولیاں کل بنی ہوئی ہیں مقدار و وزن میں گولیاں برابر ہیں ہر عیالدار کو ایک ڈبیہ رکھنی چاہئے قیمت ۲۰ گولیوں کی ڈبیہ ۵ ۔ ایک سے ۶ ڈبیہ تک محصولڈاک ۵ ۔

درد سر اور ریاحی درد کی دوا

ریاحی درد لحظہ میں دور ہو جاتا ہے یہ دوا لحظہ میں آنکھ پانی کر دیتا ہے اور ٹیس جیک رگوں میں لہر میں کن کنی جو کہیں ہونے سے ہو تو اس دوا سے فوراً آرام ہو جاتا ہے درد سر نصف ہو یا تمام سر کسی وجہ سے درد ہو فوراً دور ہو جاتا ہے اس لئے ہر خاص و عام کو یہ دوا اپنے پاس رکھنا لازم ہے قیمت ۲۰ شیشی کی ایک ڈبیہ ۸ ۔ محصولڈاک ایک سے ۶ ڈبیہ تک ۴ ۔

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ

اعلیٰ حضرت ملک معظم جارج پنجم و علیا حضرت ملکہ معظمہ دام اقبالہما کی تشریف آوری و تاجپوشی کی

خوشی میں

ویش اپکارک و شدھا لیہ کی تمام ادویات و کتب

معہ مشہور دوائی

امرت دھارا (رجسٹری شدہ) (رجسٹرڈ)

۱۳ جنوری سنہ ۱۹۱۲ء تک ۳/۴ قیمت پر ملینگی گویا روپیہ میں ۴ ۔ کی رعایت ہوگی

اس حساب سے امرت دھارا کی بڑی شیشی کا عہ اور نمونہ کا ۷ ۔ ہوگا

ایک پیسہ کا کارڈ بھیجکر مکمل فہرست ادویات جلد طلب فرماویں

بادرہے کہ رسالہ کام ورتی شاستر جس کے اندر ۵۴۲ دستی اور ۵۰ فوٹو بلاک کی تصاویر ہیں بجائے پانچ روپیہ کے چار روپیہ میں ملیگا اور اخبار ویش اپکار ہندی و اردو کی قیمتوں میں کوئی رعایت نہ ہوگی

خط و کتابت و تار کا پتہ اتنا کافی ہے } ”امرت دھارا“ ۵۰ برانچ لاہور

المشتہر

ٹھاکر دت شرما وید ایڈیٹر اردو و ہندی ویش اپکارک و مصنف متعدد رسالہ جات طبی و موجد امرت دھارا لاہور